لم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✤ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BADR QADIAN

بدر

قادیان ضلع گورداسپور

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمد

Registered No L. CCXXXVIII

مسیح وقت و مہدی ہم مجددِ سرِ صد

مؤسسہ درس قرآن مجید

پیشگی چار روپے

جلد ۱۱

۱۳ محرم سنہ ۱۳۳۰ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴ جنوری سنہ ۱۹۱۲ء مطابق ۲۱ پوہ سمت ۶۸

نمبر ۱۳ و ۱۴

بھائیو اگر قادیاں آؤ گے تم

ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہٗ

نورِ دینِ مصطفیٰ پاؤ گے تم

دس شرائطِ بیعت

اوّل یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا ✤ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا۔ اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ✤ سوم یہ کہ بلاناغہ پنج وقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا ✤ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ✤ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا ✤ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا ✤ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ✤ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ✤ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ✤ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ بہ اقرار اطاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ✤

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم

آں کتابِ حق کہ قرآں نامِ اوست — بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام — دامنِ پاکش بدست ما مدام

مہرِ او باشیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بروشد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قول او در جانِ ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمانِ ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسلِ ربّ العباد

آں ہمہ از حضرتِ احدیت است — منکر آں مستحقِ لعنت است

معجزاتِ او ہمہ حق اندو راست — منکر آں موردِ لعنِ خداست

معجزاتِ انبیاءِ سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقیں

بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالیجناب — نزدِ ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

کتب بدر ایجنسی

رعایتی قیمت کتب

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی
براہین احمدیہ مجلد ہر چہار حصہ	۵ ر	۳۸ ر
در ثمین اُردو بے جلد	۳ ر	۲ ر
در ثمین فارسی "	۵ ر	۴ ر
فتاوے احمدیہ ہر سہ جلد مکمل۔ حضرت اقدس نے اپنی زندگی میں جن مسائل پر فتوے دیئے تھے وہ تمام یکجا جمع کئے گئے ہیں	عا	۱۲ ر

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی
در ثمین اردو مجلد	۴ ر	۳ ر
در ثمین فارسی مجلد	۶ ر	۴ ر
در ثمین اردو و فارسی یکمشت مجلد	۹ ر	۸ ر
مضمون بر غلامی مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے	۸ ر	۳ ر
مضمون بر عصمت انبیاءؑ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے	۱۰ ر	۷

ہندوستان سے باہر رہنے والے دوستوں کے واسطے یہ رعایت ۱۵۔ فروری تک رہے گی۔ لیکن ان کی طرف سے پوری قیمت بمعہ محصولڈاک آرڈر کے ساتھ آنی چاہیئے +

مفصلہ ذیل کتب اصلی قیمت پر ملینگی

عربی بول چال عبدالحی عرب صاحب اردو عربی۔ عربی بولی سیکھنے کیلئے عمدہ طرز۔ ۳ ر

چولہ گرو نانک صاحب۔ باوا نانک علیہ الرحمت کے مسلمان ہونے کا ثبوت۔ ۱ ر

لیکچر مہر سنگھ۔ ماسٹر عبدالرحمن صاحب کا لیکچر۔ باوا نانک علیہ الرحمۃ کے مسلمان ہونے پر ۰ ر

حضرت اقدس کی پُرانی تحریریں اُردو .. .. .. ۱ ر

اربعین اردو حضرت اقدسؑ کی تصنیف دعویٰ مسیح موعود پر دلائل۔ ۵ ر

اسماء الحسنےٰ۔ اللہ تعالےٰ کے ناموں کے معانی لطیف بیان ہیں۔ ۵ ر

ردّ افترا۔ مصنفہ خواجہ صاحب۔ ایک عیسائی پادری کے جواب میں۔ مفت

مکتوبات احمدیہ اردو۔ حضرت میرزا صاحب کے خطوط کا مجموعہ۔ ۸ ر

نغمۂ اکمل۔ اردو نظم از قاضی اکمل صاحب عاشقانہ نظم سلسلہ کی خدمت میں۔ ۳۰ ر

موعظۃ الحسنےٰ۔ مصنفہ حضرت سید محمد احسن صاحب .. ۲ ر

خطبات کریمیہ۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کے خطبے۔ ۴ ر

سلک مروارید ۱۔ اردو۔ عورتوں کے لئے بطرز ناول نہایت مفید پیرایہ میں سلسلہ کی تعلیم و تبلیغ + ... ۴ ر

سلک مروارید ۲۔ اردو۔ عورتوں کیلئے بطرز ناول نہایت مفید پیرایہ میں سلسلہ کی تعلیم و تبلیغ ۴ ر

تحفۃ العرب عربی۔ عبدالحی صاحب کی تصنیف۔ ائمہ سلف کے عقائد مسیح کی وفات۔ قرآنی اور احادیثی دلائل۔ ۳ ر

تفسیر القرآن پارہ ۲۹۔ اردو۔ مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم اقتباس از کتب و تقریرات حضرت اقدسؑ و خلیفۃ المسیح ۱۲ ر

تفسیر القرآن پارہ ۲۸۔ اردو " " " ۱۲ ر

تفسیر القرآن پارہ ۲۷۔ اردو " " " ۱۲ ر

سنت احمدیہ اردو نماز روزے کے فقہی مسائل کا آیات و احادیث سے بیان ۴ ر

عقائد احمدیہ اُردو۔ احمدی اور غیر احمدی کے عقائد آیات و حدیث سے احمدیت کے دلائل ۲ ر

ثنائی چکر اردو۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی خدمت و مرمت .. .. . ۲ ر

احسن القصص اردو۔ سورۂ یوسف کا ترجمہ مع تفسیر مصنفہ اکمل صاحب .. ۲۰ ر

سفرنامۂ ناصر ۲ نظم اُردو حضرۃ میر ناصر نواب صاحب .. .. ۳ ر

شدھی کی اشدھی اردو۔ میر قاسم علی صاحب .. رد آریہ .. ۶ ر

گلدستہ حمد۔ نظم حضرت میر صاحب .. .. ۱ ر

فرزند علی۔ اردو۔ بابو فرزند علی صاحب۔ ابراہیم سیالکوٹی کے اعتراضوں کا جواب۔ ۳ ر

مجربات نور دین حصہ اول۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے مجرب طبی نسخہ جات۔ ۱۰ ر

مجربات " حصہ دوم " " ۱۰ ر

سری نہہ کلنک اوتار کرشن اردو۔ حضرت اقدسؑ کے کرشن اوتار ہونے کا ثبوت ہندو کتابوں سے ۸ ر

فتح دین۔ پنجابی نظم وفات مسیح کے ثبوت میں معہ حوالجات .. .. ۳ ر

کرشن لیلا۔ ایک ہندی نظم۔ لیکھرام کی ہلاکت اور کرشن اوتار کی صداقت پر .. ۱ ر

مور کہ سدھ۔ پنجابی نظم سلسلہ کی صداقت میں .. .. ۱ ر

الاستخلاف۔ آیات قرآنی شیعہ کے تمام اعتراضوں کا جواب .. ۴ ر

غلامی۔ اردو۔ مولوی محمد علی صاحب ایم اے۔ غلامی پر جو بیجا اعتراض کئے گئے اسکا جواب ۳ ر

القول الصحیح اُردو نظم سلسلہ کی تائید میں .. .. ۱ ر

نظم مستورات پنجابی نظم۔ عورتوں اور بچوں لئے سلسلہ تائید میں مفید ہے .. ۰ ر

شہادت آسمانی حصہ اول۔ ایک شدید مخالف کی کتاب فصل رحمانی کا جواب .. ۵ ر

" حصہ دوم .. .. ۲ ر

معیار الصادقین۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کے ثبوت ۳ ر

کامن احمدی۔ اللہ داد خان۔ پنجابی نظم سلسلہ کی تعلیم میں نہایت مفید ۰ ر

کامن احمدی۔ غلام رسول .. ۰ ر

باقی کتابیں دیکھو صفحہ ۱۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ
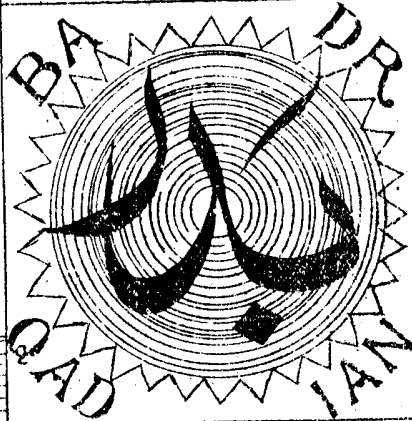
مسجد الحرام الی المسجد الاقصا

بدر و انتم اذلۃ

BADR QADIAN

بدر

قیمت سالانہ ۔ ضمیمہ درس قرآن مجید

ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمد
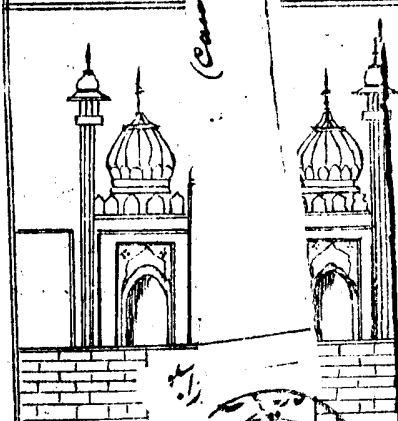
Reg. No. L. CCLXXXVIII

مسیح وقت و مہدی و مجدد

جلد ۱۱

۲۷ محرم الحرام ۱۳۳۰ھ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام مطابق ۱۸ جنوری ۱۹۱۲ء

نمبر ۱۶

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم

ایڈیٹر و مہتمم ۔۔۔ رضی اللہ عنہ

نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے ۔ کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے ۔ شرک سے مجتنب رہے گا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زناء اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا ۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کر اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلاء میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا ۔ اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا ۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ؎

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہر نبوت را بروشد اختتام
وصل دلدار ازل بے او محال
آں از خود از ہماں جائے بود
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مردود لعین خدا است
آنچہ در قرآں بیاں شد ما
ہر کہ انکارے کند

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا

خطبہ جمعہ

از میاں صاحب صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب
(۵ جنوری ۱۹۱۲ء مطابق ۱۴ محرم)

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔

اما بعد - فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل اعوذ برب الفلق۔ من شر ما خلق ومن شر غاسق اذا وقب ومن شر النفٰثٰت فی العقد۔ ومن شر حاسد اذا حسد؟

قرآن شریف کو جن لوگوں نے غور اور تدبر سے پڑھا ہے وہ جانتے ہیں کہ تمام قرآن شریف کا لب لباب الحمد شریف یعنی سورہ فاتحہ ہے گویا کہ سارا قرآن شریف مجملاً بطور فہرست کے سورہ فاتحہ ہے۔ اور جن لوگوں نے اس سے بھی اور زیادہ غور وفکر کیا ہے انہوں نے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کو سورہ فاتحہ کا خلاصہ قرار دیا ہے۔ بعد اسکے یہ ایک صاف بات ہے۔ کہ سورہ فاتحہ میں صراط مستقیم والی دعا کے ساتھ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کی دعا سکھلا کر افراط اور تفریط سے بچنے کی طرف ترغیب دلائی ہے۔ صراط مستقیم کے جادہ سے ادھر ادھر ہونا یہ ایک اندرونی فتنہ ہے۔ اور مغضوب علیہم یا ضالین کی راہ اختیار کرنا گویا بیرونی فتنہ میں مبتلا ہونا ہے۔ اندرونی فتنہ کے بالمقابل سب سے بڑا بیرونی فتنہ ضالین والا فتنہ ہے۔ یہ تو قرآن مجید کی ابتداء کی سورۃ ہے اب قرآن شریف کے اخیر میں بھی سورۃ فاتحہ کے مضمون کے بالمقابل دو فتنوں کا ذکر الگ الگ دو سورتوں میں بیان فرما کر ان سے بچنے کے لئے خدا تعالےٰ ہی کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی ہے۔ جیسا کہ ولا الضالین کو سورۃ فاتحہ کے اخیر میں رکھا ہے اسی طرح سے سورۃ الناس کو جس میں عیسائیوں کے فتنہ کا ذکر ہے قرآن شریف کے اخیر میں رکھا ہے اس سے ماقبل سورۃ الفلق کو سورہ فاتحہ کے اندرونی رکھا ہے اور سورہ فاتحہ میں اندرونی فتنہ کا کچھ کسی قدر آثار زیادہ بیان کر کے اس کی

[illegible]ا ہے۔ من شر ما خلق کہہ کر تمام [illegible] کیونکہ فتنے جب تھوڑے ہوں۔ تو [illegible] جب حد سے بڑھ جاویں تو کہاں تک

اسکو شمار کیا جاوے۔ ماخلق میں ہمارے اس زمانہ کی طرف اشارہ ہے کہ فتنہ اور فسادوں کی کوئی حد ہی نہ رہی۔ ومن شر غاسق اذا وقب۔ میں غاسق چاند کو کہا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاند کیطرف دیکھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔ کہ استعیذی من ھٰذا فانہٗ غاسق اذا وقب جس قوم میں ہلاکت آتی ہے تو پہلے اس ہلاکت کا پیش خیمہ آپس ہی کی اندرونی پھوٹ اور آپس ہی کی اندرونی مخالفتیں ہوتی ہیں۔ امراء۔ امراء کے۔ علماء علماء کے مخالف ہوجاتے ہیں اور ایک دوسرے کے سخت جانی دشمن ہوجاتے ہیں پھر بعد میں بیرونی فتنہ کو اندرونی فتنہ غالب آنے کی راہ کھل جاتی ہے۔ گویا جب کوئی قلعہ اندر یا باہر دونوں طرف سے مضبوط ہوتا ہے تو دشمن دفعۃً اس پر حملہ آور نہیں ہوتا ہے جب قلعہ کی اندرونی حالت خراب ہو جاتی ہے تو پھر دشمن کو بھی ہمت ملجاتی ہے خدا کسی قوم کو نہیں بگاڑتا جب تک وہ بگڑنے کے سامان اپنے ہاتھوں سے پہلے آپ ہی نہ کرلیں۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتےٰ یغیروا ما بانفسھم۔

ومن شر النفٰثٰت فی العقد میں شاعروں کیطرف بھی اشارہ کیا ہے۔ کیونکہ پھونک مارنے والے کیطرح شاعر بھی اپنے منہ میں اندر ہی اندر اشعار کی پھونک پھانک لگا تا رہتا ہے۔ اور یوں اللہ تعالےٰ اور بندے کے درمیان جو عقد اور رشتہ ہوتا ہے اسکو توڑنا چاہتا ہے۔

ومن شر حاسد اذا حسد۔ حسد کا بازار اسقدر گرم ہوگیا ہے کہ ایک سلطنت دشمن کے حملہ سے تباہ ہوجاتی ہے تو دوسری سلطنت اسکے پہلو میں بولتی تک نہیں بالکل خاموش بیٹھی دیکھتی ہے کہ اچھا ہے کمزور ہوے مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ اس سورہ کو کثرت سے پڑھیں اور اللہ تعالےٰ سے ان الفاظ میں دعا کریں بارک اللہ لنا ولکم من القرآن العظیم ونفعنا وایاکم بالذکر الحکیم

دعا مدد | یادگیر علاقہ حیدرآباد دکن میں مخالفوں نے احمدی برادران کو سخت دکھ دینا شروع کیا ہے اللہ تعالےٰ ہمارے مظلوم بھائیوں کا حامی وناصر ہو۔ احباب دردِ دل سے ان کے لئے استقامت اور فتح کی دعا کریں ؏

درخواست جنازہ | مستری الہ دین احمد صاحب جہلم سے لکھتے ہیں کہ ان کے والد بزرگوار ۱۱۵ سال کی عمر پاکر ۳۰ دسمبر کو فوت ہوگئے۔ اللہ تعالےٰ مغفرۃ کرے۔

۲۔ سید ارادت حسین صاحب اپنی زوجہ مرحومہ کے واسطے احباب سے درخواست دعائے مغفرت کرتے ہیں جب ۱۹۰۱ء میں سید صاحب مرحوم بسبب احمدیت دکھ دئے جاکر کے وطن چھوڑ کر قادیان چلے آئے تھے تو مرحومہ بھی ان کے ساتھ آئی تھی اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت نصیب کرے۔

۳۔ سید امیر احمد شاہ صاحب احمدی کتب فروش راولپنڈی میں فوت ہوگئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ مغفرت کرے۔

تبلیغی ٹریکٹ | تبلیغ کے چھوٹے چھوٹے رسالے احباب خریدیں۔ ریلوں۔ بازاروں اور میلوں اور انجمنوں کے جلسوں اور دیگر جلسوں میں تقسیم کردیں ۱۔ شرائط بیعت ۲۔ حضرت مرزا صاحب کا مذہب۔ قیمت عہ کے ۸۰۔ آٹھ آنے کے ۱۳۵ اور عہ کے ۲۷۰۔ جلد منگوالیں۔ اس سے کم باہر روانہ نہ ہونگے۔

تبلیغی کارڈ | اعلےٰ درجہ کے کاغذ پر فیصدی ۸ر تمام تبلیغ مختصر عبارت میں اور نظم فارسی میں۔

قصیدہ مہدویہ | حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کا عجیب وغریب عربی قصیدہ بمعہ ترجمہ۔ قیمت فیصد عہ ۲ کے ۴۵ - ۴ کے ۲۰۔ اس سے کم باہر روانہ نہ ہوں گے ؏

آپ | ہاں آپ کی خدمت میں جو اس اخبار کو پڑھ رہے ہیں یہ التماس ہے اور پھر عرض ہے کہ آپ ہی کی خدمت میں یہ التماس ہے کہ آپ بدر کیواسطے اور خریدار بنائیں مگر قیمت دینے والے خریدار

ایک مشورہ | بعض دوستوں کی رائے ہے۔ کہ بدر کا (ایڈیٹر) سال نومبر میں نہ شروع ہو بلکہ کسی اور ماہ میں۔ آپکی کیا رائے ہے ؏

ایک اور مشورہ | ایک دوست دیتے ہیں کہ بدر کے ساتھ ایک ورق دنیوی خبروں کیواسطے بڑھایا جاوے اور اسی کے مطابق تھوڑی سی قیمت زیادہ کیجاوے ؏

مدینۃ المسیح | حضرت امیر المومنین خدا کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ صبح مستورات میں درس قرآن فرماتے ہیں اور عصر کے وقت مردوں میں اور شام کے بعد صاحبزادہ عبد الحی صاحب معہ چند دیگر احباب کے قرآن شریف پڑھتے ہیں ایسا ہی ایک درس دوپہر کے قریب بھی ہوتا ہے۔ ظہر وعصر کے درمیان صحیح البخاری کا درس ہوتا ہے جو اسی مہینے میں از سر نو شروع ہوئی ہے۔ اہل بیت نبوی بخیریت ہیں حضرت صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب ایدہ اللہ الاحد چند روز کے لئے اس ہفتہ سفر پر تشریف لے گئے۔ دار العلوم کے بورڈنگ ہوس میں پانی پہنچانے کے لئے بہت عمدہ تدبیر کی گئی ہے کنوئیں کے پاس ایک حوض بنایا گیا ہے اور وہاں سے بذریعہ زمین دوز نلکے

موجب ہوئے۔

آیت ۱۶ - حضرت نوح نے آخر تنگ آکر اپنی قوم کے حق میں بد دعا کی۔ انبیاء کی بد دعا سے ڈرنا چاہیئے۔ یہ بہت خوفناک بات ہے۔

حضرت نوح نے اپنی قوم کے حق مین بد دعا کی۔ مگر آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے باوجود سخت تکالیف اٹھانے کے کبھی اپنی قوم کے حق مین بد دعا نہین کی بلکہ یہی دعا کرتے رہے۔ کہ ربِّ اھد قومي فانہم لا یعلمون۔ اے میرے رب میری قوم کو ہدایت کر۔ کیونکہ وہ نہین جانتے۔ حضرت نوح کے مقابلہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صبر۔ حوصلہ۔ رحم اور ہمدردی بہت بڑہی ہوئی ہے۔ اور اسی کا نتیجہ ہے کہ آخر ساری قوم عرب ہدایت یافتہ ہوگئی۔

اِس جگہ سورہ نوح کے نوٹ ختم ہوئے

پارہ ۲۹ رکوع ۱۱ - سورۂ جنّ رکوع ۱

آیت ۱ - استمع نفرٌ من الجنّ - جنّ اللہ تعالےٰ کی ایک مخلوق ہے جیسے ملائک وغیرہ اور اس کی مخلوق ہین - مین ہرگز ہرگز اس بات کا قائل نہین۔ کہ جنّ اور ملائکہ کوئی چیز نہین ہین - مین دونون کا قائل ہون۔ لیکن ہر جگہ جنّ کے لفظ سے وہی ایک ہی معنے نہیں اور جو خیال کیا جاتا ہے۔ کہ بعض عورتون بچوں کو جنّ چمٹ جاتے ہین مین اس کا قائل نہیں ہون۔ لغت کے رو سے جنّ ان باریک اور چھوٹے چھوٹے موذی حیوانات کو بھی کہتے ہیں جو غیر مرئی ہین اور صرف خورد بینوں سے ہی دکہائی دیسکتے ہین۔ طاعون کے باریک باریک کیڑے بھی جنّ کے نام سے موسوم ہین۔ اِسی لئے حدیث شریف مین طاعون کو وخز اعدائکم من الجنّ فرمایا ہے (احمد عن ابو موسیٰ اشعری - طبرانی فی الاسط عن ابن عمرؓ) وخز کے معنے نیش زنی اور طعن کے ہین - جنّ - لغت مین بڑے آدمیوں کو بھی کہتے ہین - جنّ الناس مُعظمہُم - شاید بڑے پیسے والے ساہوکارون کو بھی مہاجنّ اسی واسطے کہا گیا ہے۔ کبوتر کے پیچھے دوڑنے والے انسان کو بھی "جنّ" کہا ہے۔

سورہ احقاف رکوع ۴ مین ایک قوم کا ذکر ہے۔ واذ صرفنا الیک نفراً من الجنّ یستمعون القراٰن۔ اس قوم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرآن شریف سُن کر انا سمعنا کتاباً اُنزل من بعد موسیٰ - کہا جنّ کے مدمقابل انسان ہین انس غریب لوگ - جنّ بڑے لوگ - سورہ الحجر ۱۴/۲ مین انسان اور "جان" دونون کی پیدائش کا ذکر ایک ساتھ ایک ہی آیۃ مین یکے بعد دیگرے آیا ہے - ولقد خلقنا الانسان من صلصالٍ من حمإٍ مسنون - والجانّ خلقناہ من قبلُ من نار السَّموم - آدمؑ سے پہلے جان اور انکی ذریت تہی اس سے کسی طرح انکار نہین ہوسکتا۔ اور اب بھی جنات غیر مرئی طور پر موجود ہین۔

کارخانۂ قدرت کا انتظام اور انحصار محسوسات اور مرئیات تک ہی محدود نہین مشہود وغیر مرئی عالم کا انکار محض حماقت اور نادانی ہے

اِسلئے کہ جوں جوں سائنس ترقی کرتا جاتا ہے۔ بہت سی باتین ایسی معلوم ہوتی ہیں پہلے مانی نشکل تھین - دُوربین اور خوردبین کی ایجاد نے بتا دیا ہے کہ کرّہ ہوا مین کس کہر رہے ہین - ایسے ہی پانی کے ایک قطرے مین لاانتہا جانور پائے جاتے ہین - حیوانِ منویہ - ایک قطرہ منی مین دیکھے جاتے ہیں اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ کی مخلوق اور انواع مخلوق کی حدبندی محض ناممکن ہے اور صرف اپنے محدود علم کی بِرا انکار محض نادانی ہے۔ اِس لئے اوّلاً جنّات کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم کسی ایسی مخلوق کا جو انسانی نوع سے نرالی ہو انکار کرنے کا کوئی حق نہین رکھتے - اور ہم یہ کی وجوہات رکھتے ہین - کہ جنّ اللہ تعالےٰ کی ایسی قسم کی مخلوق ہے جن کو انسان کی آنکھین نہین دیکھ سکتین - اِس لئے کہ ان کی مادی ترکیب نہائت ہی لطیف اور ان کی بناوٹ غایت درجہ کی شفاف ہوتی ہے - جس کی وجہ سے انسان ان ظاہری آنکھوں سے اونہین نہین دیکھ سکتے - ان کے دیکھنے کے لئے ایک دوسری حس یعنے روحانی آنکھ کی ضرورۃ ہے - یہی وجہ ہے - کہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ اور مومنین صادقین ملائکہ وغیرہ غیر مرئی مخلوق کو بھی دیکھ لیتے ہین نہ صرف دیکھ لیتے ہین بلکہ ان سے باتین بھی کر لیتے ہین - خلاصہ یہ کہ اللہ تعالےٰ کی کسی ایسی مخلوق کو جس کو ہم دیکھ نہین سکتے - انکار کرنا دانشمندی نہین - ہم اثبات پر ایمان رکھتے ہین کہ خدا کی ایسی مخلوق دنیا مین موجود ہے - جو انسانی نظروں سے پوشیدہ ہے - اور اسی وجہ سے اسے جنّ کہتے ہین - کیوں کہ عربی مین جنّ اسے کہتے ہین - جسمین خفا اور نہان ہونا پایا جاتا ہے - جنّت - انسانی نظر سے پوشیدہ ہے - جنّہ - (ڈھال) جو انسان کو چھپا کر تلوار کے حملہ سے محفوظ رکھتی ہے -

جنین - وہ بچہ جو ماں کے پیٹ مین ہے پوشیدہ ہے - جنون - عقل کو چھپانے والا مرض جنّ - انسانی نظر سے چھپی ہوئی مخلوق - پس جنّ وہی مخلوق ہے جو عام انسانی نظر سے پوشیدہ ہو - خواہ وہ کسی قسم کی مخلوق ہو - غرض - جنّ ایک مخلوق ہے ایک اور بات بھی یہان بیان کردینے کے قابل ہے - کہ احادیث مین جنّ کا لفظ - سانپ - کالے کتے - مکہی - بھوری چیونٹی وبائی جرم - بجلی - کبوتر باز - زقوم - بائین ہاتھ سے کھانے والا - گدہا - بال پراگندہ رکھنے والا - غراب - ناک یا کان کٹا - شریر - سردار وغیرہ پر بھی بولا گیا ہے ان توجیہات پر غور کرنے سے ان مفاسد اور مضار کی حقیقت بھی معلوم ہوجاتی ہے جو جنون سے منسوب کی جاتی ہے اب اس بیان کے بعد یہ جاننا ضروری ہے - کہ قرآن کریم مین یہان جو ذکر کیا گیا ہے اس سے کیا مراد ہے ؟ یہ ایک تاریخی واقعہ ہے - نصیبین ایک بڑا آباد شہر تھا - اور وہان کے یہود جنّ کہلاتے تھے - اور سوق عکاظ (ایک تجارتی منڈی کا نام ہے) مین آیا کرتے تہے جب آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکّہ سے نا اُمید ہو کر طائف تشریف لے گئے اور وہان کے شریرون نے آپکو دکھ دیا - آپ عکاظ کو آرہے تہے - راستہ مین بمقام نخلہ یہ لوگ آپ سے ملے - آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کی نماز پڑھ رہے تہے - قرآن مجید کو سُنکر وہ رقیق القلب ہوگئے سب کے سب ایمان لے آئے اور جاکر اپنی قوم کو بھی ہدایت کی

آیت ۲ - اب جنات نے اس قرآن کو قبول کرنے اور ایمان لانے کے دلائل بیان کئے - جنمین سے پہلی دلیل یہی ہے کہ وہ توحید کا مذہب ہے -

آیت ۳ - ما اتخذ صاحبةً ولا ولداً - یہ دوسری دلیل ہے اور عیسائیون کے اس صاحبہ اور ولداوالے ناپاک عقیدہ کی نفی کرتے ہوئے قرآن شریف سے ماقبل

حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ لکھو

مرتبہ محمد صادق ایڈیٹر بدر

پارہ ۲۹ رکوع ۹ بقیہ سورۂ نوح ؑ

(رکوع اوّل)

گذشتہ اشاعت سے آگے

روایت ہے کہ ایک دن حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص گیا اور قحط کی شکایت کی۔ آپ نے اُسے فرمایا کہ استغفار کرو۔ پھر ایک اور شخص گیا اس نے کہا یا حضرت میں محتاج ہوں۔ فرمایا۔ استغفار کرو۔ ایک تیسرے نے کہا کہ میرے اولاد نہیں ہوتی۔ اُسے بھی استغفار کرنے کا حکم دیا۔ چوتھے نے پیداوار زمین کی کمی کا گلہ کیا اُسے بھی استغفار کی تاکید فرمائی۔ حاضر مجلس ربیع بن صبیح نے عرض کی کہ آپ کے پاس مختلف لوگ آئے اور مختلف چیزوں کے سائل ہوئے۔ مگر آپ نے جواب سب کو ایک ہی دیا۔ اسکے جواب میں حسن بصری نے قرآن شریف کی یہی آیات پڑہیں۔

جماعت احمدیہ کو بھی استغفار کی تاکید ہر روز بار بار کیجاتی ہے۔

آیت ۱۳۔ ترجون۔ تخافون۔ ع

اذا لسعۃ النحل لم یرج لسعھا (ھذلے)

خدا تعالےٰ کی بڑائی سے کیوں نہیں ڈرتے۔

آیت ۱۴۔ اطواراً۔ انسان کو پیدائش کے وقت مختلف صورتوں میں سے گذارا ہے نطفہ۔ علقہ۔ مضغہ۔ وغیرہ۔ کیا یہ تفرقہ اور امتیاز کسی علیم و قدیر ہستی کا کام نہیں؟ یہی خدا تعالےٰ کی ہستی کی ایک دلیل ہے۔

آیت ۱۵۔ اس آیت میں آسمان کے سات طبقوں کا ذکر کیا ہے۔

جس طرح ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں تک پہونچنے کے لئے رستے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ تک پہنچنے کے لئے بھی راستوں کی ضرورت ہے، جو بنے ہوئے ہیں۔

آیت ۱۶۔ جس طرح کہ انسان چراغ اور روشنی کا محتاج ہے اور چاند اور سورج کا محتاج ہے۔ اسی طرح روحانی ہدایت کے واسطے وحی الٰہی۔ انبیاء اور کتب الٰہیہ کا محتاج ہے۔

آیت ۱۷۔ نباتاً۔ اللہ تعالےٰ نے نباتات کو پیدا کیا ہے زمین کی روئیدگی انسان کے نشو و نما کا موجب ہے اور یہی اغذیہ بالآخر نطفہ کی صورت میں متشکل ہو کر انسان بنتا ہے۔

اسی طرح انعامات الٰہیہ بتلا کر حضرت نوح ؑ نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کیطرف متوجہ کیا

آیت ۱۹۔ بساطاً۔ آرام گاہ۔ پھیلا ہوا۔

آیت ۲۰۔ سبلاً۔ ایسا ہی دل کے واسطے بھی راستے ہیں۔

پارہ ۲۹ رکوع ۱۰ سورہ نوح رکوع دوم

اپنے خیر خواہوں پر جب ہم نظر کرتے ہیں تو سب سے اوّل یہ خیر خواہی ماں یا دودھ پلائی سے شروع ہوتی ہے۔ دودھ پلانے والی کو بھی بچہ ماں کہکر پکارتا ہے۔ اسی وجہ سے بچے تکالیف کے وقت ماں کہہ کر پکارتے ہیں پھر بڑے ہو کر باپ کو خیر خواہ سمجھتے ہیں پھر جوانی میں دوست پیدا ہو جاتے ہیں اور خیر خواہ ہوتے ہیں یہ انسان کے خیر خواہ ہوتے ہیں اور ان کے سوا اور بھی خیر خواہ ہیں لیکن یہ سب خیر خواہ غلطی کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں۔ ان سب سے اعلےٰ مخلوق کا خیر خواہ انبیاء کا گروہ ہے (علیہم الصلوٰۃ والسلام) جو کبھی غلطی نہیں کرتے اور ان کو مخلوق کے ساتھ بہت محبت ہوتی ہے۔ تعجب ہے کہ لوگ انبیاء کی باتوں کو نہیں مانتے۔ ان آیات میں حضرت نوح علیہ السلام درد دل کے ساتھ اپنے ربّ کے حضور میں شکوہ کرتے ہیں کہ میں نے اپنی قوم کو بہت سمجھایا پر وہ میری بات نہیں مانتی۔

اس زمانہ میں لوگ بسبب امن عامہ کے عیش و عشرت کی غفلت میں گرے ہوئے تھے زمین پر انسان کی بدی بہت بڑھ گئی تہی اور اس کے دل کے تصوّر اور خیال روز بروز صرف بدی ہوتے تہے۔ تب خدا نے چاہا کہ انسان کو اس زمین میں سے مٹا ڈالے۔ پر خدا نے ایک دفعہ پھر ان پر رحم کیا اور اپنے بندے نوح کو جو صادق اور کامل تہا اور خدا کی راہ پر چلتا تھا اور اس واسطے اس پر خدا کی مہربانی کی نظر تہی ان لوگوں کی طرف بھیجا کہ انہیں آنیوالے عذاب سے ڈرائے حضرت نوح ؑ نے خدا تعالےٰ کے حکم کی اطاعت کی مگر قوم نے نہ مانا اور مورد عذاب الٰہی ہوئی۔

آیت ۲۳۔ یہ ان کے بتوں کے نام ہیں۔

۱۔ ودّ۔ محبت اور خواہش کا دیوتا۔ جس کے متعلق ان کا خیال تھا کہ وہ اپنے ارادے سے ایجاد عالم کا باعث ہوا۔ اس کو مرد کی صورت پر بنایا جاتا ہے۔ ہندوؤں میں اسکے بالمقابل برہما ہے۔

۲۔ سواع۔ بقائے عالم کا بت جو عورت کی شکل میں ہوتا ہے اسکے مقابل ہندو دھرم میں بشن ہے۔

۳۔ یغوث۔ حاجت روائی اور فریاد رسی کا دیوتا۔ اس کی شکل گھوڑے کی تھی شاید اس واسطے کہ فریاد رسی کے لئے تیز رفتاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح ہندوؤں میں اندر دیوتا ہے۔

۴۔ یعوق۔ عوق سے مشتق ہے۔ بمعنے روکنا اور دفع کرنا۔ یہ مصیبتوں اور دشمنوں کے روکنے کا بت تہا۔ بشکل شیر۔ ہندوؤں میں اس کے بالمقابل نرسنگھ اوتار ہے۔

۵۔ نسر۔ طول عمر کا دیوتا۔ بشکل باز بنا ہوا ہے۔

ایڈیٹوریل

حضرت عیسٰی کی عمر

بٹالہ کے مشہور ماہواری رسالہ العزیز میں انبیاء علیہم السلام کی عمروں کی ایک فہرست دیکھی ہے۔ جس میں درج کیا گیا ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی عمر شریف ایک سو تیس سال تھی۔ یہ بات تو قریباً درست معلوم ہوتی ہے۔ مگر حضرت عیسٰی علیہ السلام پر صلیب کا واقعہ اُسوقت ہوا تھا جبکہ آپکی عمر ۳۳ سال کی تھی۔ یہ بات کتب تاریخ سے ثابت ہوتی ہے تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ۳۳ سے ۱۳۰ سال کی عمر تک حضرت عیسٰی کہاں رہے۔ جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ وہ واقعہ صلیب کے دنوں ہی آسمان پر اُٹھائے گئے۔ وہ اسکے متعلق کیا فرماتے ہیں +

ناول نویسی کے نتائج

ایم اے بی۔ کتابوں کے متعلق ایک ماہوار رسالہ لنڈن سے شائع ہوتا ہے جس میں ایک انعامی مضمون "موجودہ ناولوں کے رجحان" پر شائع ہوا ہے جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ فی زمانہ ناول نویس کے سامنے سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ وہ زندگی کے حقایق کو ہمارے سامنے پیش کرے۔ آجکل کے ناول نویس پُرانے قصہ نویسوں کے طوطا مینا کے قصّوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھ کر اپنے قصّوں کو ایسے رنگ میں بیان کرنیکی کوشش کرتے ہیں۔ کہ پڑھنے والے کو اگر معلوم نہو کہ یہ کوئی ناول ہے تو وہ یقین کرلے کہ یہ کوئی سچا واقعہ ہے اور اُس سے اپنی زندگی کی راہ نمائی کے واسطے نتائج پیدا کرنے لگے ہماری رائے میں موجودہ طریق پُرانے طریق سے بہت زیادہ خطرناک غلطیوں میں ڈالنے والا ہے۔ کیونکہ پُرانا طریقہ اپنے رنگ میں ایک اخلاقی سبق سکھاتا ہوا صفائی سے یہ بھی پڑھنے والے کو یقین دلاتا تھا کہ یہ ایک فرضی قصہ بطور تمثیل کے بتلایا گیا ہے۔ اور اُس طریق سے جہاں کہیں اب بھی فائدہ حاصل کرنیکی کوشش کی گئی ہے۔ وہ کامیاب ثابت ہوا ہے۔ جیسا کہ علوم حیوانات کے مشہور ماہر انڈمنڈ سیلس نے Endmund Selus The Zoo Conversation Book اپنی کتاب دی زُو کانورسیشن بک میں ایک چڑیا گھر کے جانوروں کے ساتھ لمبی گفتگو کا دلچسپ قصہ لکھا ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے حیوانات کے حالات نہایت عمدہ پیرایہ میں اُنکے اپنے مُنہ سے گفتگو کے رنگ میں بیان کرائے گئے ہیں۔ یہ کتاب لنڈن میں Mills & Boon, Ltd. 49 Rupert St London W. نے شائع کی ہے مگر ہندوستان کے انگریزی کتب فروشوں سے بقیمت ۱۲/ (=/-۱۲) مل سکتی ہے۔ غرض نیا طریق ناول نویسی کا ضرور بہت اصلاح طلب ہے۔ کیونکہ اس سے مغالطوں کا اندیشہ ہے ۱۸۹۹ء میں یا اسکے قریب ہمارے ایک دوست نے ایک کتاب پڑھی جس میں لکھا تھا کہ تبت میں ایک دیوتا ہے جس کا نام عیسٰی ہے اور اس کی پرستش کیجاتی ہے۔ ہمارے ایک دوست نے اس کتاب کو سلسلہ احمدیہ کی تائید میں ایک ہتھیار سمجھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کیا حضرت نے مجھے فرمایا کہ اسکے متعلق تحقیقات کیجائے میں نے جب اُس کتاب کو غور سے دیکھا کہ مجھے ہوا کہ یہ صرف ایک ناول ہے۔ مگر اس خیال پر کہ ممکن ہے کہ اسکی کچھ اصلیت بھی ہو مَیں نے اُسکے مصنّف کو لنڈن خط لکھا اُس نے مجھے جواب دیا کہ تیس سال ہوئے جب مَیں نے یہ قصہ بچوں کا دل بہلانے کے واسطے اختراع کیا تھا۔ ایسے ہی ناول نویسی کا نتیجہ ہے کہ یورپ کے بعض لوگوں نے یہ یقین کرلیا ہے کہ متی۔ مرقس۔ لوقا۔ یوحنا بھی ناول نویس تھے۔ انہوں نے ایک نمونہ زندگی کو مدنظر رکھکر جو اُسوقت کے مناسب حال تھا۔ ناول لکھے تھے۔ ناواقفوں نے انہیں کتب الٰہی سمجھ لیا +

نوٹ۔ جن انگریزی رسالوں۔ اخباروں اور کتابوں کا حوالہ ہم اپنے مضامین میں دیا کرتے ہیں۔ ان کا پورا نام پتہ ماہ۔ اشاعت بلکہ قیمت تک بھی درج کردیتے ہیں تاکہ کسی پادری صاحب کو یہ کہنے کا اب موقعہ نہ رہے کہ دل از فرضی باتیں اپنے پاس سے بنا کر لکھ دیتا ہے اور مزید تصدیق کے واسطے ہم یہ بھی عرض کردیتے ہیں کہ محولہ کتب رسایل وغیرہ اگر کوئی صاحب بجنسہ دیکھنا چاہیں تو ہمارے پاس آکر دیکھ سکتے ہیں۔ اگر منگوانا چاہیں تو ہماری معرفت ولایت سے منگوا سکتے ہیں +

Batala-Qadian Road

سڑک بٹالہ قادیان

وہ مضمون جس کا وعدہ پچھلے اخبار میں کیا گیا تھا اب درج کیا جاتا ہے۔ پختہ سڑک کی جس قدر ضرورت اس راستہ کے واسطے ہے وہ خود اس کے ٹریفک سے ظاہر ہے یہانتک کہ ایک دفعہ یہاں ریل بنانے کی بھی تجویز کی گئی تھی۔ امید کرتے ہیں کہ اس سڑک پر چلنے والی ہزاروں مخلوق حکام کی سرپرستی سے محروم نہ رکھی جائے گی بہرحال وہ مضمون یہ ہے:

یہ ایک مسلّمہ امر ہے کہ قادیان ضلع گورداسپور میں ایک خصوصیت کے ساتھ ممتاز ہے۔ اور یہ امتیاز قادیان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔ ایک وقت قادیان پر ایسا گزرا ہے وہ ایک گمنام گاؤں تھا اور دنیا میں کوئی اس سے واقف نہ تھا۔ لیکن اللہ تعالٰے نے جب اپنے بندہ کو اس بستی میں برگزیدہ کیا تو اسے مخاطب کرکے کہا فحان ان تعان وتعرف بین الناس یعنی وقت آگیا ہے کہ تو دنیا میں شناخت کیا جاوے اور تیری مدد کیجاوے۔ ایسا ہی اس گمنامی اور گوشہ گزینی کی حالت میں اسے خطاب کرکے فرمایا یاتون من کل فج عمیق۔ لوگ دور دور از راستوں سے تیرے پاس آئینگے۔ یہ اور اس قسم کے تمام مکالمات اس مرد خدا نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں شائع کر دیئے۔ پھر وہ وقت آگیا کہ قادیان اور اس کا برگزیدہ سردار دُنیا میں شہرت پاگیا۔ اور دُنیا کے تمام حصّوں سے لوگ نیازمندی اور ارادت کے ساتھ اس کے حضور آنے لگے۔ اور قادیان کی ضرورتیں یومًا فیومًا بڑھنے لگیں + ہمارے مقامی حکام اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ قادیان ان کے علاقہ میں اکیلا قصبہ ہے جو تعلیمی اور رفاہ عام کاموں کی وجہ سے ضلع گورداسپور میں ممتاز ہے +

کُل ضلع بھر میں قادیان ہی سے تین اخبار اور تین رسالے شائع ہوتے ہیں۔ اور تین پریس جاری ہیں۔ قادیان میں جو تعلیمی کوششیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے بارور ہوئیں وہ بھی ضلع بھر میں نمایاں حیثیت رکھتی ہیں قادیان کا تعلیم الاسلام ہائی سکول اپنی تعلیم اور تربیت اور اخلاقی نگہداشت کے لئے ضلع ہی نہیں بلکہ صوبہ بھر میں ممتاز ہے۔ اور اس کا پتہ اس ایک امر سے لگ سکتا ہے کہ جس قدر بورڈر قادیان کے سکول میں ہیں وہ ضلع کے کسی

سکول میں نہیں۔ اور صوبہ کے بھی کسی ہی سکول میں ہونگے اور آنے والے طالب علم پنجاب اور ہند کے مختلف علاقو سے آئے ہیں۔ اور یہ کہنا قطعاً مبالغہ نہیں کہ اس وقت کشمیر سے لیکر راس کماری تک کے بنگال اور بہار سے لیکر پشاور تک کے طالب علم موجود ہیں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے علاوہ ایک بڑے پیمانہ پر **دینیات کا کالج** جاری ہے جس کا نام مدرسہ احمدیہ ہے۔ اور لڑکوں کی تعلیم ہی پر اکتفا نہ کرکے ایک لڑکیوں کا مدرسہ بھی کھولا گیا ہے۔ غرض تعلیمی کوششوں کو ہر طرح مفید بنانے کے لئے خدا کے فضل پر بھروسہ کرکے وسیع کیا گیا ہے۔

ان تعلیمی انسٹی ٹیوشنز کے علاوہ مذہبی رنگ میں قادیان کو جو اہمیت اور عزت حاصل ہے وہ ایک ایسا امر ہے کہ سب جانتے ہیں نہ صرف پنجاب و ہندوستان سے بلکہ افغانستان اور عرب سے بھی اکثر لوگ ہمیشہ آتے جاتے رہتے ہیں۔ اور ان آنے والوں کی تعداد سال بھر میں کسی صورت سے چالیس پچاس ہزار سے کم نہیں ہوتی۔ پھر اس وقت سلسلہ کا جو **امام** اور **پیشوا** ہے یعنی حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب قبلہ۔ وہ ایک شاہی طبیب ہونے کی وجہ سے اور اپنے طبی تجربہ اور ایک محقق اور ذی علم بزرگ ہونے کے ہندوستان بھر میں شہرت یافتہ ہیں۔ ان کے پاس طبی استفادہ کے لئے دور و دراز سے لوگ کثرت سے آتے ہیں اور یہ سلسلہ آج جاری نہیں ہوا۔ بلکہ جب سے وہ قادیان آئے ہیں اسوقت سے جاری ہے۔ ان مریضوں کی تعداد بھی سال میں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں تک پہنچتی ہے +

ان آنے والے لوگوں اور ان تعلیمی انسٹی ٹیوشنز و پریس و اخبارات کی ضروریات کے لئے تجارتی سامانوں کی آمد و رفت میں جو ترقی ہو سکتی ہے وہ اس سے ظاہر ہے کہ قادیان میں پہلے ایک معمولی برانچ آفس ڈاک خانہ کا تھا جو مدرسہ کے ایک مدرس کو کچھ الونس دیکر چلایا جاتا تھا۔ پھر اس کو مدرسہ سے الگ کیا گیا اور بالآخر محکمہ ڈاک نے بیس روپیہ ماہوار کا ایک سب آفس جاری کیا۔ اب اس وقت پچاس روپیہ کا ایک سب پوسٹ ماسٹر اور اس کے ساتھ ایک کلرک اور دو چیٹھی رسان کام کرتے ہیں اور ایک پیکر صرف چٹھیاں چھاپنے کا کام کرتا ہے۔ یہ میں نے اس عملہ کا ذکر کیا ہے جو صرف قادیان کی لوکل ڈاک کے متعلق ہے اور قادیان کی ڈاک کی کثرت کی وجہ سے محکمہ ڈاک خانہ نے پبلک کی آسایش و آرام کے لئے ڈاک کی روانگی اور رسیدگی کو ڈبل کر دیا۔ اب دو مرتبہ ڈاک آتی اور دو ہی مرتبہ قادیان سے جاتی ہے۔ اور قادیان کی ڈاک کی آمد و رفت ہرکاروں کے ذریعہ ناقابل برداشت عمل سمجھ کر ڈاک کے لانے اور لیجانے کا کام بذریعہ یکّہ کے کیا گیا۔ جس کے لئے ۵۰ روپیہ ماہوار محکمہ ڈاک خانہ کو دینے پڑتے ہیں۔ کل ضلع گورداسپور میں ڈلہوزی اور شکر گڑھ لائن کے سوا قادیان ہی ایسی جگہ ہے جہاں ڈاک بذریعہ یکّہ کے پہنچائی جاتی ہے۔ ان تمام امور کے بیان کرنے سے میری غرض یہ ہے کہ میں قادیان کی اہمیت کو پیش کرکے اپنے ضلع کے بیدار مغز **صاحب ڈپٹی کمشنر** بہادر کو ایک امر خاص پر توجہ دلاؤں اور وہ

بٹالہ سے قادیان تک کی سڑک ہے

جس حال میں کہ قادیان میں اس قدر آمد و رفت ہوتی ہے اور تجارتی سامان بھی کثرت سے آتا اور جاتا ہے کیونکہ بٹالہ بوجہ اناج کی منڈی ہونے کے **ریاڑکی** سے تمام سامان وہاں جاتا ہے پھر اس سڑک کا نہایت ردّی حالت میں ہونا ضلع گورداسپور کے لئے نہایت قابل افسوس امر ہے +

اس سے پہلے بھی متعدد مرتبہ اس سڑک کے متعلق مجھی اپنے ضلع کے افسروں کو توجہ دلانے کا موقعہ بذریعہ اخبار اور زبانی بھی ہوا ہے۔ اور اس سڑک کے پختہ کئے جانے کے متعلق بعض تجاویز بھی زیر غور رہیں۔ جن کا خاتمہ ایک ریلوے لائن کی تجویز کے ساتھ ہو گیا۔ تجویز کی گئی تھی کہ بٹالہ سے ایک ریلوے لائن ہوشیار پور کی طرف نکالی جاوے۔ محکمہ ریلوے کے ایک افسر نے آکر ٹریفک کا اندازہ بھی کیا اور کچھ حصص بھی فروخت ہوئے۔ مگر یہ تجویز عملی رنگ میں نہ آسکی۔ اس لئے اب میں پھر اس تجویز کو اپنے ضلع کے نیکدل اور رعایا کے سچے ہمدرد اور بہی خواہ ڈپٹی کمشنر **میجر ایلیٹ صاحب بہادر** کے حضور کہتا ہوں صاحب موصوف کو رفاہ عام کاموں کے ساتھ بڑی دلچسپی اور رعایا کو آرام پہنچانے کا خاص خیال رہتا ہے۔ اور ایسے نیک دل آفیسر کی موجودگی میں اگر **قادیان** اور **بٹالہ** کی سڑک کا انتظام نہ ہوا تو یہ افسوسناک امر ہوگا۔ میں جانتا ہوں کہ اس سے پہلے یہ معاملہ صاحب موصوف کے نوٹس میں نہیں آیا۔ اور نہ اس کے پیش کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اس لئے کہ خیال تھا کہ ریلوے لائن ان تمام تکلیفوں کا خاتمہ کر دیگی۔ مگر ریلوے لائن کی تجویز نہیں معلوم کہاں چلی گئی۔ اس لئے یہ غلطی ہوگی اگر ہم ریلوے لائن کی خیالی امید پر **سڑک کے پختہ کئے جانے کی تجویز** کو چھوڑ بیٹھیں +

پس نہایت ادب سے صاحب موصوف کی خدمت میں عرض کی جاتی ہے کہ وہ **سڑک** کے پختہ کئے جانے کے احکام دسٹرکٹ بورڈ کے ذریعہ صادر فرماکر اپنی کثیر تعداد رعایا کی دعائیں لیں۔ تعجب تو اس امر کا ہے کہ ہماری مجسٹریٹ علاقہ جناب خان صاحب محمد ظفر خانصاحب بہادر بالقابہ نے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے ارشاد اور حکم کے ماتحت ضلع کے بدمعاشوں کا خاص انتظام کیا۔ اور مقدمات زیر دفعہ ۱۰۹ میں ایسا انصاف کیا کہ اب تو ضلع گورداسپور میں ان کی کچہری ضرب المثل ہو گئی ہے۔ باوجودیکہ بٹالہ میں رہتے ہیں اور انہیں متعدد مرتبہ بتقریب دورہ یا ملاحظہ موقعہ قادیان کی طرف آنے کا اتفاق بھی ہوا ہے اور بٹالہ اور قادیان کی سڑک کی حالت زار بھی انہوں نے ملاحظہ فرمائی۔ مگر اب تک انہیں توجہ نہیں ہوئی ورنہ کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ کہ اس معاملہ کو خود صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے حضور تک نہ پہنچائیں۔ اس لئے آخر میں میں اپنے علاقہ کے مجسٹریٹ کو جو اپنی بیدار مغزی کے لئے مشہور ہو رہا ہے اور جس کے انصاف اور توجہ فرمائی کا شہرہ ہو رہا ہے) اس سڑک کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ کثرت آمد و رفت کی وجہ سے اس کی حالت بہت خراب ہو رہی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کسی جان کا نقصان ہو۔ یکوں اور گڈوں اور عام مسافروں کی جو کثرت ہے۔ وہ ظاہر امر ہے۔ اس سڑک کو جب تک پختہ نہ کیا جاوے آمد و رفت میں سہولت نہیں ہو سکتی۔ کیا ہم امید کریں کہ جناب میجر **ایلیٹ صاحب بہادر کے عہد کی یہ عمدہ یادگار رہو کہ قادیان اور بٹالہ کی درمیانی سڑک** پختہ کیجاوے۔ اگر ہمارے مجسٹریٹ صاحب علاقہ نے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ تو کچھ شک نہیں کہ وہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے حضور ہماری اس جائز درخواست کو عمدگی سے پیش کر سکینگے +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مدارج تقویٰ

تقریر حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب ایدہ اللہ الاحد

(گزشتہ اشاعت سے آگے)

نماز فرض ہے۔ بہت سے احمدی نمازوں کو باجماعت ادا کرنے میں کمزور ہیں۔ نماز۔ دین کا ستون ہے اور مجھ سے کوئی پوچھے تو قرآن شریف سے یہ بات ثابت ہے کہ نماز بغیر جماعت کے ہوتی ہی نہیں۔ سوا اس صورت کے کہ کوئی عذر شرعی ہو۔

زکوٰۃ دوسرے درجے پر زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ میں کئی بھائی کمزوری دکھاتے ہیں۔ حضرت ابوبکر کے زمانہ میں جب فتنہ ارتداد پھیل گیا۔ اور صرف تین گاؤں میں نماز باجماعت رہ گئی اور لشکر بھی شام کو بھیجدیا گیا۔ تو بھی آپ نے زکوٰۃ نہ دینے والوں کے نام ارشاد بھیجا۔ کہ رسول اللہ کے زمانے میں اگر کوئی رسہ دیتا تھا اور اب نہیں دیتا تو میں تلوار کے زور سے لونگا۔ حضرت عمر ایسے جری و بہادر نے بھی رائے دی۔ کہ اسوقت مصلحت وقت نہیں کہ زکوٰۃ پر زور دیا جائے۔ مگر آپ نے ان کی ایک نہ مانی۔ اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ زکوٰۃ کسقدر ضروری ہے۔ اگر احمدی اپنی زکوٰۃ کا باقاعدہ انتظام کریں۔ اور اسے امام کے حضور بھیجدیا کریں۔ تو بہت سے قومی کام پورے ہو سکتے ہیں۔

روزہ تیسرا رکن روزے ہیں۔ یہ ایسی پاک عبادت ہے کہ حدیث میں آیا ہے۔ ہر نیکی کا ایک اجر ہے۔ مگر روزوں کا اجر میں ہوں۔ روزہ داروں کے لئے بہشت کے تمام دروازے کھولدیئے جائینگے۔ کہ جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو۔ بلکہ ایک دروازہ اور ہوگا۔ جس کا نام ریان ہوگا۔

حج پھر حج ہے۔ غیر احمدی کہتے ہیں۔ احمدی حج نہیں کرتے۔ تم میں سے جو ذی استطاعت ہیں وہ حج کرکے دکھاویں کہ ہم لوگ مکہ معظمہ کی کسقدر تعظیم کرتے ہیں۔

امر بالمعروف نہی عن المنکر پھر وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر پر عمل کرو۔ دنیا میں نیک باتیں پھیلانے والے بنو۔ اور بری باتوں سے روکو۔ اصلاح اپنے گھروں سے شروع کرو۔ آپس میں محبت رکھو۔ الفت بڑھاؤ۔ میل جول کو ترقی پر کردو۔ تعلقات کو مستحکم کرو۔ یہ سب باتیں تقویٰ کے لئے ضروری ہیں۔ اس لئے ان کا بیان کیا۔

للذین احسنوا فی ھذہ الدنیا حسنۃ اپنے محسنوں کی نسبت فرماتا ہے کہ جو لوگ دنیا میں نیکی کرتے ہیں۔ اسی دنیا میں انکو نیکی ملیگی۔ کیا پاک معیار ہے۔ جو لوگ خدا کے پیارے ہیں وہ کبھی ذلیل نہیں ہوتے۔ کوئی ہے جو کھڑا ہو کر کہہ سکے کہ متقی ذلیل ہوکر مرا۔ جذامی ہوکر مرا۔ مجنون ہوکر مرا۔ یا کوئی خدا کا صدیق۔ خدا کا متقی۔ خدا کا پرہیزگار مرگی زدہ ہوکر مرا۔ کوئی ہے جو یہ گواہی دے سکے کہ متقی ایسا بوڑھا ہوگیا کہ وہ ارذل العمر کو پہنچ گیا ہو۔ ہاں اس کے خلاف میں شہادت دے سکتا ہوں۔ کہ بڑے بڑے ذی سطوت وصاحب حکومت بادشاہ۔ باوجود اتنے اقتدار و وقار کے مجذوم ہوگئے۔ ان کو مرگیاں پڑیں۔ دیوانے ہوگئے۔ پس دوستو! تقویٰ اختیار کرو۔ کیونکہ تقویٰ وہ دولت لازوال ہے جو ختم نہیں ہوتی بلکہ بڑھتی ہے۔ اور تقویٰ ہی وہ تریاق ہے جس سے انسان تمام قسم کے زہروں سے محفوظ رہتا ہے۔ محسن متقی کے لئے یہ انعام دنیا میں ہیں اور آخرت میں اس سے بھی بڑھ کر پائے گا۔

وارض اللہ واسعۃ متقی کو ابتلاء بھی آتے ہیں۔ مگر گھبرانا نہیں چاہیئے بلکہ ثابت قدم رہنا ضروری ہے۔ اگر تمہیں ایک جگہ تکلیف ہے تو خدا کی زمین کھلی ہے۔ دوسرے مقام پر ہجرت ہوسکتی ہے۔ اور صبر سے کام لینے والوں کو بغیر حساب کے دیا جاتا ہے۔

صابر کو بلا حساب رزق ملتا ہے بادشاہ کے پاس بہت نعمتیں ہیں۔ مگر پھر بھی اس کو کئی دکھ ہیں لیکن صابر پر اللہ تعالےٰ کا بڑا فضل ہوتا ہے اس سے وعدہ فرماتا ہے کہ میں تجھے بے حساب دونگا اور یہ سب اجر ہے اس بات کا کہ صابر خدا کے حضور اپنی اطاعت کی گردن ڈال دیتا ہے۔ اسکے فرمانوں کی بجا آوری پر ثابت قدم رہتا ہے اور ہر ابتلا کے وقت آگے قدم بڑھاتا۔ اور مخلوق کو بھی یہی تعلیم دیتا ہے۔ اب ان آیات کو پڑھ کر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ احکام لوگوں کے لئے ہی ہیں یا خود رسول اللہ کو بھی یہ حکم دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰہَ مُخْلِصًا لَّہُ الدِّیْنَ۔ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَکُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ مجھے حکم دیا گیا۔ کہ میں اللہ کی عبادت کروں۔ دین کو اس کے لئے خالص کرکے۔ اور مجھے حکم دیا گیا کہ میں فرمانبرداروں میں اول نمبر پر رہوں۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ یہ حکم رسول کریم کے لئے بھی یکساں ہیں۔ اس کے بعد یہ سوال ہے کہ آیا رسول کریم نے اس حکم پر عمل بھی کیا یا نہیں۔ تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قل انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم۔ قل اللہ اعبد مخلصًا لہ الدین۔ کہہ کہ میں اپنے رب کی نافرمانی کرتے ہوئے عذاب عظیم سے ڈرتا ہوں اور کہہ کہ میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں اور کسی کو اسکی اطاعت میں شریک نہیں کرتا۔ ان آیات میں نبی کریم نے اپنی پاک زندگی کو پیش کیا ہے اور ڈنکے کی چوٹ کہا ہے کہ میرا خدا سے تعلق ہے۔ کوئی ہے جو میری زندگی پر عیب لگائے۔ آریہ زینب کے نکاح کے بارے میں شور ڈالتے ہیں۔ اور عیسائی آپ کو ڈاکو وغیرہ کہتے ہیں حالانکہ یہ اسوقت موجود نہ تھے اور نہ ان کے پاس معتبر ذرائع سے کوئی خبر پہنچی ہے۔ جو لوگ اس وقت زندہ گواہ تھے ان کو تو اس زور سے چیلنج دیا گیا کہ میری زندگی پاک ہے کوئی ہے جو عیب لگائے۔ میں تو اللہ کی مخلصانہ فرمانبرداری کرتا ہوں۔ فاعبدوا ما شئتم من دونہ تم اس کے سوا کسی اور کی کرکے دیکھ لو کوئی سکھ ملتا ہے ہرگز نہیں۔ بلکہ عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ اسکی نافرمانی کرنے والے کیسے ٹوٹے میں پڑتے ہیں۔

ابوجہل کی مثال صاف ہے کہ وہ اپنی عزت وجاہت شوکت و قسمت پر کس قدر گھمنڈ رکھتا تھا۔ حتیٰ کہ مرنے کے وقت بھی اس نے کہا میری گردن ذرا لمبی کرکے کاٹنا۔ تاکہ لوگوں کو معلوم رہے کہ میں سردار ہوں۔ مگر ابن مسعود نے کہا میں تیری آخری خواہش بھی پوری نہیں ہونے دونگا اور خوب رگڑ کر گردن کاٹی۔ اچھا یہ تو کئی سو سال کا واقعہ ہے اسی زمانے میں دیکھ لو۔ خدا کا ایک مامور آیا۔ اسکے مقابلہ میں ایک لاٹ مولوی اٹھا۔ اسوقت اس کی یہ حالت تھی کہ جب کبھی لاہور میں جاتا اور انارکلی سے گزرتا۔ تو اس کے استقبال و ملاقات کے لئے بے شمار آدمی اکٹھا ہو جاتا یہاں تک کہ ہندو بھی اپنی دکانیں چھوڑ کر باہر نکل کھڑے ہوتے۔ اس کے مقابلہ میں حضرت اقدس جنھوں نے شاکر و محسن طبیعت پائی تھی۔ تحدیث بالنعمت کے طور پر اپنا واقعہ سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ سرائے میں جاکر میں ٹھیرا۔ چارپائی نہ ملی۔ اصطبل میں ایک جگہ ملی جہاں

نیچے فرش پر رات کاٹنی پڑی۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ ایک سکھ جو وہاں موجود تھا۔ ساری رات بڑبڑاتا رہا۔ کہ یہ کہاں سے آگیا۔ میں آگے ہی تنگ تھا۔ ایک وقت تو یہ تھا۔ یا اب یہ وقت بھی آیا کہ بغیر اس کے کہ پہلے اطلاع دی جائے۔ ہر سٹیشن پر آدمیوں کے پرے کے پرے جم جاتے تھے۔ موافق لوگوں نے تو خیر آنا ہی تھا۔ مخالف کیا ہندوستانی کیا پنجابی کیا انگریز ایک دوسرے پر ٹوٹے پڑتے تھے اور جگہ نہ ملتی تھی۔ ہر ایک کی یہی خواہش تھی۔ کہ میں کسی طرح چہرہ دیکھ لوں۔ خلاف اس کے وہ مولوی جو کسی وقت ان زوروں پر تھا میں نے اُسے دیکھا ہے کہ ایک سٹیشن پر ایک گٹھڑی اٹھائے ہاتھوں میں کھانا پکڑے ریل کیطرف اکیلا دوڑا جاتا تھا اس واقعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ گھاٹے میں کون ہے وہ جو راستی پر ہے یا وہ جو خدا کے ماموروں کے مقابلہ کے لئے اُٹھا۔ خدا نے تمہارے لئے یہ فرقان چھوڑ دیا ہے اب بھی اگر تم اپنے ایمانوں کو چھپاؤ۔ یا غفلت سے اپنی اولاد کو۔ پھر غیر احمدیوں میں شامل ہونے دو۔ تو تم گویا قتل اولاد کے مرتکب ہوتے ہو۔ میں دیکھتا ہوں جن کے باپوں کو حضرت اقدس سے بڑا اخلاص تھا اور بڑا تعلق تھا۔ اب ان کے بعض بیٹوں میں وہ شوق نہیں۔ اپنی اولاد کا فکر کرو۔ انہیں دین کیطرف لگاؤ۔ کیا تمہارا بیٹا تمہارے سامنے زہر کھانے لگے۔ یا کنوئیں میں چھلانگ مارنے لگے تو تم اسے اجازت دیدوگے۔ ہرگز نہیں۔ پس کیا خدا کی نافرمانی چھوٹی سی بات ہے۔ جس سے تم منع نہیں کرتے اور کیا جب تمہارا کوئی بچہ کنوئیں میں گرنے لگے تو ایک بار منع کرکے چپ ہو جاؤ گے۔ ہرگز نہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ گناہ سے جو زہر سے بڑھ کر ہلاک کرنے والی چیز ہے صرف ایک دوبار کہہ کر چپ ہو جاؤ۔ چاہیئے کہ بار بار منع کرو۔ اور اپنی اولاد کو نماز قایم کرنے اور شعائر اللہ کی عظمت کی تاکید کرو۔ اور تقوےٰ اختیار کرنے کی ہدایت کرو۔ اور خود بھی تقوے مدار نجات سمجھو۔ کیونکہ جو تقویٰ اختیار نہیں کرتے۔ ان کا اوڑھنا بچھونا آگ ہی آگ[1] ہے ان کے لئے سکھ کی کوئی صورت نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے بڑا رحم ہے۔ قبل از وقت اپنے عذاب سے خوف دلاتا ہے

[1] لهم من فوقهم ظلل من النار ومن تحتهم ظلل۔ ذلك يخوف الله به عباده يٰعباد فاتقون ✦

اور فرماتا ہے۔ میرے بندو۔ عذاب سے بچاؤ ڈھونڈ لو۔ فرمانبرداری کا طریقہ اختیار کرلو۔ اور جو لوگ جھوٹی باتوں[2] (طاغوت کے معنے ہیں) سے بچتے ہیں انہیں بشارت دیدو۔ ایک معمولی حاکم سے کوئی بشارت ملے تو انسان پھولا نہیں سماتا۔ پھر اس انسان کی خوشی کا ٹھکانا کیا ہو سکتا ہے جسے وہ احکم الحاکمین بشارت دے۔ زمینی گورنمنٹوں کے معمولی انعام کے وعدے بلکہ تنخواہ پانے کی امید پر سپاہی اپنا سر دینے کو تیار ہیں۔ حالانکہ اس گورنمنٹ کے ملازم کو یقین نہیں کہ یہ روپیہ مجھے ملے گا بھی یا نہیں۔ شاید اس کے پانے سے پہلے ہی مرجاؤں۔ اور اگر مل بھی گیا۔ تو خدا جانے سکھ ملے یا نہ ملے۔ لیکن خدا تعالےٰ تو ابد الآباد زندہ ہے اور اپنے وعدوں کی وفا پر قادر ہے۔ اگر اس شخص کے (جس سے وعدہ کیا گیا ہے) حیات کے دن دنیا سے پورے ہو گئے ہیں۔ تو آیندہ زندگی میں بیش از بیش دینے کو تیار ہے۔ غرض یہ بشارت خداوند تو ایسی ہے کہ مر جاؤ تو بھی اس سے مستفید ہو۔ زندہ رہو۔ تو اسی دنیا میں بدلا پالو۔ ان بندوں کا سب سے

[2] والذين اجتنبوا الطاغوت ان يعبدوها وانابوا الى الله لهم البشرىٰ فبشر عباده ✦

اعلےٰ وصف جن کو خدا سے بشارت ملتی ہے یہ ہے کہ وہ اچھی سے[3] اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں یتبعون احسنه کے دو معنے ہیں۔ ایک تو یہ کہ قرآن مجید پر عمل کرتے ہیں کیونکہ دوسرے مقام پر اللہ نزل احسن الحدیث کتاباً فرما کر اللہ نے بتا دیا کہ احسن القول قرآن مجید ہے دوم یہ کہ قرآن شریف میں جو مختلف مدارج تقویٰ بیان ہیں ان میں سے بڑے سے بڑے درجے کے لئے کوشش کرتے ہیں مثلاً ابھی جو مدارج میں نے بیان کئے ہیں انکے مطابق اس آیت کا وہ مصداق ہو سکتا ہے جو صرف صبر و شکر پر کفایت نہ کرے بلکہ احسان کی طلب کرے یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے اپنی جناب سے ہدایت بخشی اور یہی درحقیقت اولوا الالباب ہیں۔ دنیا میں یوں تو بڑے بڑے فلسفی اور دانشمندی کا دم بھرنے والے ہو گزرے ہیں اور اب بھی ہیں۔ مگر دانا وہی ہے جسے خدا خود ہدایت دے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اپنی جناب سے ہدایت کی راہیں سجھائے۔ ان پر چلائے۔ پھر منزل مقصود پر پہنچائے۔ عمل صالح کرنے باہمی رشتہ محبت بڑھانے اور حق پھیلانے کی توفیق دے۔ کوئی ہم میں سے کسی دوسرے بھائی کی ٹھوکر کا باعث نہ ہو۔ ہماری حالتیں ایسی خراب نہ ہو جائیں۔ کہ لوگ سمجھیں وہ رسول سچا نہ تھا۔ جس کے ہاتھ پر انہوں نے بیعت کی۔ بلکہ ہمارے عملوں سے لوگوں کو یقین ہو جائے۔ کہ یہ ایک صادق نبی کے پیرو ہیں ✦

(آمین)

[3] الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه اولئك الذين هداهم الله واولئك هم اولوا الالباب

جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دماغ کی کیسی حفاظت فرمائی جو لوگ میری صحبت میں رہتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے زیادہ مجھے کوئی کتاب عزیز نہیں اور میری **غذا** جس سے میں زندہ رہتا ہوں **اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے** خدا تعالیٰ نے اپنے فضل اور محض فضل سے مجھ اس کتاب کی **محبت** اور اس کا فہم دیا ہے اور مَیں نے دیکھا ہے کہ یہ اس کا رحم ہے کہ اس **کتاب کا فہم کرنے والا پاگل نہیں دیکھا**۔ پھر اللہ تعالیٰ نے میری دماغی قوتوں کی خود حفاظت فرمائی ہے یہ اس احمق کو غلطی لگی جو وہ سمجھتا ہے کہ میرا سر چلا گیا

دوسری کتابیں کیوں پڑھی ہیں

مَیں نے دوسری کتابیں پڑھی ہیں اور بہت پڑھی ہیں۔ مگر اس لئے ہیں کہ قرآن کریم کے مقابلہ میں وہ مجھے پیاری نہیں بلکہ محض اسی نیت اور غرض سے کہ

قرآن کریم کے فہم میں معاون ہوں

قرآن شریف ہی میں یہ ارشاد ہے تعاونوا علی البر والتقویٰ پس مَیں نے اگر ہزاروں ہزار کتابیں پڑھی ہیں یا پڑھتا ہوں اور پڑھاتا ہوں۔ تو قرآن مجید کی اس آیت پر عمل کرنے کے لئے اور اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر عجیب عجیب انعام کئے ہیں جو دوسروں کو سمجھ بھی نہیں آسکتے۔ کل ہی مجھے ایک کتاب ملی ہے اسکی نسبت مجھے الہام ہؤا تھا کہ وہ ہند میں نہیں ہے میں اللہ تعالیٰ کو تو مالک السمٰوات والارض سمجھتا ہوں اس نے میرے لئے کیا کچھ نہیں کیا جو ایک کتاب مہیا نہ کر دیتا۔ ایک سیاح اتفاقاً یہاں آ گیا مجھے بُرا سمجھتا ہے میری نسبت پیشگوئیاں کی ہیں میں تو اپنے عشق میں پورا ہوں (یاد رکھو عشق کا لفظ عادتاً بولتا ہوں اس لئے کہ پچھلے بولتے ہیں ورنہ قرآن مجید میں یہ لفظ نہیں آیا۔ ہاں ابی نعیم نے ایک حدیث نکالی ہے کہ اس میں عشق کا لفظ آیا ہے مگر راوی روایت بالمعنے کرتا ہے) غرض میں نے اسی عشق کی وجہ سے جو مجھ کو قرآن کریم کی خدمت اور فہم کے لئے کتابوں سے ہے اس کتاب کا ذکر اس سے کیا اور یہ بھی کہا کہ مجھے الہام ہؤا ہے کہ ہند میں یہ کتاب نہیں اس نے کہا ہاں ہند میں تو نہیں مگر سندھ میں ہے مَیں تمہیں پہنچا دونگا۔ کل وہ کتاب اللہ تعالیٰ کے فضل سے عہ کے وی پی میں میرے پاس پہنچ گئی اور مَیں نے اسکو پڑھ بھی لیا۔ یہ سچ ہے کہ مجھے کتابوں کا شوق ہوتا ہے مگر

تعاونوا علی البر والتقویٰ کے رنگ میں

پس میں نیکی کے طور پر کتابیں پڑھتا ہوں اور تفسیریں بھی پڑھ لیتا ہوں اور اس قدر پڑھتا ہوں کہ علی العموم دوسرے نہیں پڑھ سکتے الا ماشاء اللہ۔ پرسوں ایک شخص نے مجھے قرآن مجید کا ایک ترجمہ دیا۔ اس پر لکھا تھا۔ الہامی ترجمہ۔ مجھے یہ دیکھ کر بڑا دُکھ ہؤا۔

الہامی ترجمہ کا ضمناً ذکر

اور مجھ کو ہمیشہ دُکھ ہوتا ہے جب میں دیکھتا ہوں کہ پاک لفظ کو گندے معنوں میں لے لیتے ہیں۔ مثلاً کلمہ تمام لڑکوں کو پڑھایا جاتا ہے کہ کلمہ لفظ مفرد کو کہتے ہیں۔ حالانکہ کلمہ کی یہ تعریف قرآن مجید کے خلاف ہے فرمایا ہے تمت کلمت ربك صدقا وعدلا۔ پھر کیا صداقت۔ عدل ہے۔ کلمہ کی تعریف ہو سکتی ہے؟ کبھی نہیں

کلمہ کے معنی

اصدق کلمۃ قال لبید الا کل شیء ما خلا اللہ باطل

یہاں غالباً مسلمان بھی بیٹھے ہیں۔ ابھی ایک نام دھاری مرید بھی بیٹھے ہیں۔ انہیں حضرت صاحب سے اور ہم سے اور ہمارے سلسلہ کے ساتھ بڑی نسبت ہے ۔

غرض سب مسلمان جانتے ہیں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو کلمہ کہتے ہیں۔ مگر اب اس لفظ کے معنے بگاڑ کر لفظ مفرد کا نام **کلمہ** رکھدیا جو صحیح نہیں۔ اسی طرح پر بہت سے لفظ بگڑ گئے اور ان کے شرعی معنے چھوڑ دیئے گئے اور انکی بجائے اور معنے تجویز کر لئے گئے جنکو سنکر اور دیکھ کر مجھے بڑا دُکھ ہوتا ہے یہ مشکلات ہر زمانہ میں آئی ہیں اور ہم پر بھی آئی ہیں۔ ان مشکلات کو زیر نظر رکھ کر محض **تعاونوا علی البر** کے لئے میں کتابوں اور تفاسیر کو پڑھتا ہوں اور تفاسیر میں ان کو مقدم کرتا ہوں جو مجھے قرآن کریم کا تذکرہ کرا دیں۔ اور انہیں اس طرح پر تفسیر کی ہو کہ ایک آیۃ کی تفسیر دوسری آیۃ سے ہو۔ اور پھر اسکے بعد میں اس تفسیر کو مقدم کرتا ہوں۔ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک کلمات سے لی گئی ہو۔ ایک زمانہ مجھ پر ایسا بھی گذرا ہے کہ ایک تفسیر کے شوق میں مَیں بمبئی گیا اور ایک دوست سے اس کے متعلق پوچھا۔ اس نے کہا ہاں مل سکتی ہے۔ میں دوسرے دن جب اس دوست کے پاس گیا تو گو میں طالب علم تھا تاہم اللہ تعالیٰ نے مجھے طالب علمی کے زمانہ میں بھی مالدار رکھا ہے جیب میں کچھ روپیہ ڈالکر لے گیا۔ مَیں نے اس دوست سے کہا کہ وہ کتاب آئی ہے تو عطا کرو۔ انہوں نے کہا ہاں کتاب تو آ گئی ہے مگر اس کی قیمت **پچاس روپیہ** ہے اس کتاب کے ۶۰ صفحہ ہیں۔ اور ایک اس کا ضمیمہ ہے اسکے ۵۸ صفحہ ہیں مَیں نے کہا بہت اچھا لایئے۔ اور مَیں نے پچاس روپیہ کا نوٹ انکے ہاتھ میں دیدیا۔ وہ بولے کہ وہ کتاب طبع شدہ ہے اور اسی شہر بمبئی میں چھپی ہے۔ مَیں نے کہا اچھا ہے اسپر انہوں نے وہ کتاب مجھے دی اور میں اس کو لیکر فوراً اُٹھ کھڑا ہؤا۔ اور تھوڑی دیر کے لئے باہر چلا گیا۔ وہاں تیلی گلی مشہور ہے۔ اس کا یہ واقعہ ہے پھر میں اندر گیا۔ تو وہ حیران ہؤا اور پوچھا کہ آپ باہر کیوں چلے گئے تھے میں نے کہا فقہی بحث ہے کہ تکمیل بیع کے لئے تفارق جسمی بھی قول کے ساتھ ضروری ہے یا نہیں۔ محدثین اور شوافع کا قول ہے کہ تفارق جسمی بھی چاہیئے۔ میں نے اسپر عمل کر لیا۔ اس لئے باہر گیا تھا تاکہ بالاتفاق کتاب میری ہو جاوے میری پشتوں پشت میں میرے ایک دادا نے اس مسئلہ پر عمل کیا تھا میں نے اسکی سنت ادا کر لی ۔

پھر آپ نے پوچھا کہ کتاب کو بھی دیکھا۔ مَیں نے کہا۔

جادے چندادم جاں خریدم

اس کتاب کا نام مجھے قدرت ہی نے سکھا دیا تھا۔ میں جب اس دوست کے پاس سے اُٹھنے لگا تو اس نے کہا کہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں میں نے جواب دیا کہ آپ کی مہربانی ہے تب اس نے کہا کہ اظہار محبت میں یہ پچاس روپیہ نذر کرتا ہوں مَیں نے کہا کہ میں ہوں تو طالب علم مگر میری جیب میں اب بھی روپیہ موجود ہے۔ اس نے بہرحال وہ پچاس روپیہ واپس کر دیا ۔

(باقی آیندہ)

رسید زر

۲۰ - نومبر ۱۹۱۱ء

میاں امیر اللہ صاحب ۴۵۳ للعہ میاں محمد امیر صاحب ۹۳۷ عہ
منشی نور محمد صاحب افریقہ ... عہ

۲۱ - نومبر ۱۹۱۱ء

شیخ محمد حسین صاحب ۱۹ للعہ منشی نظیر الدین صاحب ۹۴۳ للعہ
میر عابد حسین شاہ صاحب ۱۷۵ للعہ میاں غلام احمد صاحب ۳۳۲ للعہ
منشی امیر اکبر صاحب ۵۵۲ للعہ منشی عبد الرزاق صاحب ۸۵ عہ
ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ۱۵۴۶ ... للعہ

۲۲ - نومبر ۱۹۱۱ء

میاں امام الدین صاحب ۵۴۷ عہ سیٹھ فتح محمد علی شاہ صاحب
مولوی غلام رسول صاحب ۱۳ عہ ایس ایم نور
سیٹھ عبد الرحمن صاحب معرفت حاجی عبد القادر صاحب

۲۳ - نومبر ۱۹۱۱ء

حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کی تقریر

(نوشتہ ایڈیٹر صاحب الحکم)

(جس کو حضرت خلیفۃ المسیح نے شائع ہونیسے پہلے درست کیا)

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا وَکُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَکُمْ مِّنْھَا کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ ○ وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّۃٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَھُمُ الْبَیِّنٰتُ وَاُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ○

مجھے کل یہ کسی نے کہا اور شاید درد سے تمہارے فایدے کے لئے کہا ہو یا عادتاً کہا ہو کہ "تم کوئی تقریر کرو" میرا اراد تھا کہ میں ہر روز درس دیتا ہی ہوں۔ ان ایام میں اس درس ہی میں کچھ وسعت کرلونگا۔ اور اسے معمول سے زیادہ وسیع کرکے سناؤں گا۔ جیسا کہ حکم ہے کہ مہمان کے لئے اپنے [illegible] نے میں اضافہ کرلو۔ اور اسے کسی قدر زاید۔ اچھا اور [illegible] نے اس حکم کی تعمیل میں مناسب سمجھا تھا کہ جو غذا [illegible] ہوں اور جسکے بغیر میری زندگی محال ہے [illegible] تو کو ہو زیادہ کرکے پیش کروں۔ مگر ہر شخص [illegible] غذا تو تمہیں رہتا ہے اگر کسی کو میٹھا پسند اور یہاں بھی اس نے دیکھا کہ جسمانی [illegible] میں تمہیں وہ غذا دو [illegible] اسکتی ہو۔ اور [illegible] لے ہو

ہوسکتی ہے اگر اللہ تعالیٰ کا فضل ہو۔ اس خیال میں آج صبح میں نے سوچا کہ **تقریر کیا ہوتی ہے؟** اسپر بہت سے معانی میرے دل میں آئے اگر میں انہیں ہی بیان کروں تو شام تک شائد وہ ختم نہوں۔ مجھے ایک عرب کا شعر یاد آگیا اگرچہ مجھے شعر کہنے کی عادت نہیں کبھی کہتا ہوں تو دقت سے کہہ سکتا ہوں۔ ہاں میں شعر کو سمجھ خوب سکتا ہوں اور یہہ خداتعالیٰ کا خاص فضل ہے اور وہ شعر یہ ہے ؎

قالوا اقترح شیئاً نجد لک طبخہ
فقلت اطبخوا لی جبۃ و قمیصا

ایک عرب سردی کے دنوں میں کسی کے گھر گیا اس پر گرم کپڑا کوئی نہ تھا موسم تھا سرما کا۔ میزبان نے کہا کہ اگر آپ حکم دیں تو آپ کے لئے ویسا ہی کھانا پکوائیں جو آپ پسند کرتے ہیں تو اس نے جوابدیا۔ ہاں میرے لئے گرم کپڑے پکوا دو۔

ایک میرا پیارا بچہ ہے اور وہ مجھے بہت ہی عزیز ہے اس سے ذکر آیا کہ کوئی پیارا ہو اور گول چہرہ کی تعریف کرے تو کس سے تشبیہ دے۔ کبھی چودھویں کے چاند سے اور کبھی سورج سے تشبیہ دے۔ ایک بڑے آدمی نے ایک مرتبہ شعرا کو حکم دیا کہ وہ گول چہرہ کی تعریف کریں۔ سب شعرا نے طبع آزمائیاں کیں مگر ایک نے کہا کہ جیسے گول خوبصورت روٹی ہوتی ہے۔ اس رئیس نے فوراً سمجھ لیا کہ اسکو ابھی تک کھانا نہیں کھلایا گیا۔ اُس نے فوراً اپنے آدمی کو اشارہ کیا اور ملامت کی کہ ان کو ابھی تک کھانا نہیں کھلایا۔ تب اس نے کہا کہ حضرت کھانا تیار ہے پہلے کھانا کھالیں۔ غرض مجھے بھی عجیب عجیب جوش اٹھتے ہیں۔ میں اس بچہ کو وہ ساری ذوق کی باتیں نہیں سناتا اسوقت مجھے جب تقریر کے لئے کسی نے کہا تو پھر عجیب عجیب جوش اُٹھنے لگے۔ تو میں نے دل سے پوچھا کہ **کونسی تقریر کروگے؟** تو اس نے جواب دیا کہ:-

اپنے پیارے کی پیاری کتاب قرآن ہی پڑھ دو

اللہ تعالیٰ نے ہی یہ بات میرے دل میں ڈالی اور مجھے یہی پیاری لگی کہ اسے ہی تقریر میں بھی بیان کروں۔

انگلستان کے پیشہ وروں کی حالت

دنیا کے عجائبات ہیں۔ اسوقت یورپ کی ہوا چلی ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ارادے سے یا ہمارے اعمال کے سبب سے چلی ہے اس لئے لوگ یورپ کی ہر بات اور ہر ادا کو پسند کرتے ہیں۔ تقریریں بھی اسی یوروپین طرز کو پسند کرنے لگے ہیں۔ لکچرار اپنے لکچروں میں کئی امر مدنظر رکھتے ہیں کبھی تو بہت سی ضرب المثلیں یاد ہوتی ہیں اور لیکچرار اپنے لیکچر میں انہیں ادا کرتا ہے۔ اور بڑے زور سے اپنے لیکچر کے دوران میں کہتا ہے۔ جرمن میں یہ ضرب المثل ہے۔ فرانس میں یوں ہے قدیم سیکسن لوگوں میں یہ ضرب المثل ہے۔ انگریزی میں یہ فارسی میں وہ۔ اور عربی لٹریچر میں فلاں اردو میں اس طرح پر ہے۔ جب لیکچرار مختلف زبانوں کی ضرب المثلیں بیان کرتا ہے تو لوگ عش عش کر اُٹھتے ہیں اور حیران رہ جاتے ہیں لیکچرار سمجھتا ہے کہ میری زبان کا سکہ سُننے والوں کے دل پر بیٹھ گیا ہے میں بھی کبھی ایسے لیکچر کو پسند تو کرتا مگر

قلب پر اس کا کچھ اثر نہ تھا

اس لئے کہ بولنے والا صرف دلربائی کرنا چاہتا تھا نہ کچھ اور غرض بعض بولنے والے تو اس قسم کے ہوتے ہیں اور بعض لطیف اشعار یاد رکھتے ہیں اور موقعہ باموقعہ انہیں ایک ترتیب کے ساتھ پڑھتے جاتے ہیں۔ ہر شخص کو اسکی نیت کے موافق پھل ملجاتا ہے اس میں شک نہیں شعر میں ایک طاقت ہوتی ہے جو قلوب پر اثر ڈالتی ہے اس لئے کہ شاعر بھی اللہ تعالیٰ کا تلمیذ ہوتا ہے بعض وقت اسے ایسی بات سمجھاتا ہے کہ اسے سُنکر صوفی کو وجد ہوجاتا ہے مگر خود شاعر کو اس کے سننے سے وجد نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ اسے براہ راست ملتا ہے یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات ملہمین کو بھی شعرا کے مصرعے اور اشعار ایک جگہ الہام ہوجاتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ کی وہ مراد ہوتی ہے۔ میں دُور چلا گیا۔ میں سُنانا چاہتا ہوں کہ مجھے کہا گیا کہ

مجھے کیا پسند ہے؟ خدا کی کتاب

تقریر کرو۔ مگر مجھے **قرآن مجید سے بڑھ کر کوئی چیز پیاری نہیں لگتی**۔ ہزاروں کتابیں پڑھی ہیں۔ ان سب میں مجھے خدا ہی کی کتاب پسند آئی۔ باایں ایک احمق نے بڑھ کر ایک بات کہی ہے وہ مجھے لکھتا ہے کہ تم جانتے ہو تمہارے سر کو چوٹ کیوں لگی؟ اور کیوں وہ کچلا گیا؟ بعض لوگ میرے سامنے بہت اونچی باتیں کرتے ہیں کہ شاید میں بہرا ہوگیا ہوں۔ وہ احمق اس چوٹ کی وجہ یہ بتاتا ہے کہ تم نے ہزاروں ہزار کتابیں پڑھی ہیں مگر قرآن شریف کو چھوڑ دیا اس واسطے جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا کے موافق تمہیں بدلہ دیا اور سر کچلا گیا۔ وہ احمق نہیں جانتا کہ میرا سر خدا ہی کے فضل سے بالکل محفوظ ہے باوجودیکہ تم نے دیکھا کہ چوٹ لگی اور سال گذشتہ کے انہیں دنوں میں بچنے کی امید نہ تھی۔ کلورافارم کے ذریعہ اور کلورافارم کے بدوں بھی اس زخم پر جراحی عمل ہوا۔ مگر ڈاکٹر دوسرے لوگ

ریویو

یہ ریویو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے ایک کتاب پر لکھا ہے۔ میں نے البرہان علیٰ امتناع کون النار من الارکان۔ مع اور دو رسائل کے پڑھا۔ میں نے مصنف کو رسید دی ہے اور ان رسائل کے پڑھنے سے مجھے کئی وجہ سے خوشی ہوئی ہے۔ کبھی اسلئے کہ ہمارے ملک کے اطبّاء اور علماء معقول۔ یونانی ترجمہ در ترجمہ علوم کے ایسے گردیدہ ہو گئے ہیں جیسے ہمیں الٰہی کتاب اور اقوال حضرۃ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہونا چاہئیے تہا بلکہ انکی اس بے اعتنائی پر کہ جتنا وقت ان تراجم در تراجم پر خرچ کرتے ہیں اس کا دسواں حصہ بہی قرآن وحدیث کے لئے خرچ نہیں کرتے۔ یحبّونھم کحب اللہ والّذین اٰمنوا اشدّ حبًّا للہ۔ کسی پہلو میں یاد آجاتی ہے اور کبھی اسلئے کہ مصنف نے تقلید جامدہ اور امر بے دلیل کے اظہار میں اخلاقی جرأت سے کام لیا ہے اور کبھی اسلئے کہ مصنف صاحب وسیع النظر ہیں اور کبھی اس لئے کہ موجودہ فلسفہ کیطرف منصفانہ نگاہ کی ہے یہ رسائل مجھے بہت پسند آئے۔ ہاں معاصرین کا نام لے کر ان کو ردّ کرنا یہ شیوہ مجھے پسند نہیں۔ بہرحال یہ رسائل مجھے بہت پسند ہیں جناب ابوالحذق سید مظفر علی شہسوانی سے مل سکتے ہیں۔

نور الدین

بنارس میں خوشی

بنارس میں متفرق مقامات پر جشن تاجپوشی کی خوشی میں جلسے ہوئے اور چراغاں کیا گیا جنمیں سے ایک وہ مکان ہے۔ جہاں سید محمد حبیب شاہ صاحب احمدی نے مسجد بنوائی تہی۔ اس مسجد کی بناء کا قصہ بہی قابل ذکر ہے ایک پرانی مسجد تہی جسے محمد حبیب شاہ صاحب کے مورث اعلےٰ نے بنوائی تہی اس مسجد کی جگہ بعض سرکاری ضرورتوں کے سبب گورنمنٹ نے لے لی اور اس کا کچھ معاوضہ ان لوگوں نے دیا۔ اپریل ۱۹۰۶ء میں شاہ صاحب نے ڈہائی ہزار روپیہ اور اپنی جیب سے ڈالکر مسجد اور اس کے ارد گرد مکانات بنائے اور اس طرح اپنے بزرگوں کے ثواب کا سلسلہ جاری رکھا یہ مسجد ہم نے بہی دیکھی ہے بہت خوش نما ہے۔ اس مسجد مکانات کے پھاٹک وغیرہ پر بادشاہ کی خوشی میں روشنی کیگئی اور جھنڈیاں لگائی گئیں ؞

نامہ نگاروں کے واسطے دستور العمل

مضمون ہاف مارجن پر یعنی کاغذ کے نصف پر لکھا ہوا ہونا چاہئیے۔ کھلا کھلا لکھا ہوا ہو۔ صاف خوشخط ہو مضمون نگار کا نام نیچے درج ہو ورنہ کوئی نوٹس نہ لیا جائیگا۔ مضمونوں کی رسید نہ دی جاوے گی اور نہ واپس کئے جاوینگے بشرطیکہ پسند ہوں گی سارے ان کا خلاصہ درج اخبار ہوگا۔ اور جو انجمنیں لمبی رپورٹیں درج اخبار کروانا چاہیں وہ اپنے خرچ پر کروا سکتی ہیں۔ اخبار کی موجودہ قیمت میں اتنی گنجائش نہیں کہ لمبے مضمون چھپ سکیں ؞

کس کا روپیہ ہے؟

کوئی صاحب ریاست جموں وکشمیر سے بذریعہ منی آرڈر للعہ روانہ کرتے ہیں اور کوپن میں تفصیل نہیں۔ کہاں جمع کئے جاویں۔ ایڈیٹر بدر

اخبار عالم پر ایک نظر

جنگ طرابلس کی خبریں بدستور بند ہیں سوا اس کے کہ اطالیون نے ترکوں کا ایک جہاز گرفتار کر لیا ہے یہ خبر روما سے آئی ہے صلح کے متعلق جو خبر شائع ہوئی تہی۔ وہ غلط ثابت ہوئی **ایران** بدستور مصیبت زدہ ہے۔ روسی فوجیں ڈیرہ لگائے پڑی ہیں۔ اصفہان کے مجتہد نے فتوئے جہاد دیا ہے مگر اب ان فتووں سے کیا ہوتا ہے۔ جہاد میں فتح پانیوالے متقی اور ہی لوگ تہے + پچھلے ہفتے ہند میں **طاعون** سے ۹۱۱۴ موتیں ہوئیں جن میں سے صوبجات متحدہ میں ۲۵۳۳ اور پنجاب میں ۲۹۹ ہیں + بنگالہ کے اخبار **تقسیم بنگالہ** پر خوشیوں کے اظہار کر رہے ہیں معلوم نہیں کہ پیسہ اخبار کے نامہ نگار کو حسب معمول کہاں سے جھوٹی گپ مل گئی۔ کہ بنگال سخت ناراض ہے + ایک روسی جہاز بحیرۂ اسود میں **غرق** ہوا + ولایت میں **سٹرائکوں کا جوش** ہے۔ کارخانے بند ہو رہے ہیں۔ قیصر ہند کا **عطیّہ** پچاس لاکھ برائے تعلیم انڈین گرانٹ کے علاوہ ہے + آریہ مسافر روتا ہے کہ چھ کروڑ ہندو عیسائیت کے موکھ میں۔ اور اگر ہندوؤں کی کچھ روز اور یہی حالت رہی تو جلد ہی **ویدک دھرم** کے انویائیوں کی تعداد میں چھ کروڑ کی اور کمی ہو جاوے گی + بادشاہ سلامت سے **ملاقات** کرنے کے لئے خدیو مصر ۲۰ جنوری کو پورٹ سعید آئیں گے۔ بادشاہ سلامت ۴ فروری کو انگلستان پہنچیں گے + علیگڈہ کالج کے **نواب وقار الملک** بہادر مستعفی ہوا چاہتے ہیں + ریاست جیند میں **اذان** دینے کی اجازت ہو گئی۔ تعجب ہے۔ کہ یہ ریاست اتنی دیر کے بعد اس ضروری امر کیطرف متوجہ ہوئی + قیصر وقیصرہ ہندوستان میں **چالیس روز** امن وامان سے خوشی کے جلسے منا کر اور رعایا کو اپنی فیاضیوں سے خوش کر کے ولایت تشریف لے گئے + چیفکورٹ نے اعلان کیا ہے کہ ۱۹۱۲ء میں صرف تیس وکلا لئے جائیں گے اور ایسا ہی وکلاء کی تعداد ہر سال مقرر ہوتی رہا کرے گی + **ٹرکی پارلیمنٹ** میں یہ فیصلہ ہوا ہے۔ کہ سلطان کے **اختیارات بڑہائے** جائیں + **عربی** زبان بلاد عرب میں۔ انجمن اتحاد وترقی کے ایک مقتدر اور نامور ممبر اور مبعوث حلب نے حلبی اخبار بنام "تقدم" کو بذریعہ مضمون تار روانہ کیا ہے کہ اس بات کا فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئندہ ابتدائی مدارس میں عربی تعلیم دیجائے اور اس کی ترقی کے وسائل عمل میں لائے جائیں + **ترکی وایرانی سرحد** پر ترکی فوج اور روسی سپاہ میں مٹھ بھیڑ ہو جانے کا ہر دم احتمال ہے طہران میں یقین کیا جاتا ہے کہ جنرل سگانوف کے سینٹ پیٹرز برگ میں واپس جانے پر روسی پالیسی پر سکون کا اثر پڑے گا ؞ ہز میجسٹی امیر حبیب اللہ خان والئی دولت افغانستان نے اس پُر آشوب وخطرناک وقت میں سلطنت عثمانیہ کی اعانت کے متعلق نہایت پُر درد لہجہ میں ایک تقریر فرمائی ہے جسمیں انھوں نے مذہبی حمیّت اور انسانی ہمدردی سے مجبور ہو کر اپنی رعایا کے ہر ایک طبقہ کو سلطنت عثمانیہ کی اعانت پر توجہ دلائی ہے ؞ **دولہائے غیر کا قبضہ**۔ دولہائے غیر سلطنت نے پیکن سے سمندر تک جولان تہی۔ اس پر حسب تجویز مقررہ قبضہ کر لیا ہے اور غیر چینی باشندے اس پر اظہار خوشی کر رہے ہیں ؞ **ایک مہلک حملہ**۔ بمبئی میں ایک شخص مسمّی ٹمی لام کو نوروز کی شب کو بعض گورہ سپاہیوں نے مارا تہا۔ ضربیں اس قدر شدید تھیں کہ بیچارہ جانبر نہ ہو سکا۔ ملزمین کا کوئی پتہ اب تک نہیں چلا۔ ایک انگریزی خاتون نے چند سپاہیوں کے نام تبلائے ہیں۔ جو متوفی کو ٹھوکروں سے مار رہے تہے ۸۔ جنوری کا تار کلکتہ سے مظہر ہے۔ کہ چند بنگالی شہنشاہ معظم کی گاڑی میں عرضیاں ڈالنے سے گرفتار کئے گئے تہے وہ بعد میں رہا کئے گئے ؞ شہنشاہ معظم نے ۱۲۔ دسمبر کو تاجپوشی کے وقت جو **تاج** سر مبارک پر پہنا تہا۔ اس میں ۶۱۴۸ ہیرے ۲۲ زمرد۔ ۲ لال اور ۴ نیلم جڑے ہوئے تہے اسکے علاوہ ۲ ہزار گلابی ہیرے بہی اس میں لگائے گئے تہے ؞ **بنگال میں** مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے۔ لیکن تعلیم میں پیچھے پڑے رہنے سے وہ اپنے حقوق سے بہی محروم رہتے ہیں میونسپلٹی لوکل اور ڈسٹرکٹ بورڈ پر نظر ڈالنے سے ہم کو اس امر کا بخوبی ثبوت ملتا ہے۔ نیز بورڈ وغیرہ میں کافی ودائمی قائم مقام نہ ہونے کی وجہ سے جو نقصان پہونچ رہا ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے ؞

فہرست مبائعین

(نو مریدین جنھون نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ بیعت کی)

مستری محمد رمضان صاحب۔ بھیرہ۔ ضلع شاہ پور

وارث خان صاحب۔ چھچھ ڈہوک داخلی ڈاکخانہ چونترہ (اٹک)

نور محمد صاحب۔ تلونڈی موسے خان براستہ گوجرانوالہ

محمد یعقوب صاحب فورتھ ہائی کلاس بورڈ سکول پشاور

محمد دین صاحب مذکوری۔ تحصیل باندہ ضلع کوہاٹ

مرزا عدالت بیگ صاحب شہر جہلم محلہ کھوکھراں معرفت جواہراں بی بی

شیخ محمد عیسیٰ صاحب معرفت عبد الرزاق صاحب انجمن احمدیہ بارس

شیخ عید صاحب " " " " "

عبد الرحمن صاحب " " " " "

شیخ عالم صاحب " " " " "

محمد منظور صاحب " " " " "

محمد عثمان صاحب " " " " "

نور محمد صاحب " " " " "

فدا حسین صاحب " " " " "

عبد الواحد خان صاحب " " " " "

عبد اللہ حسین صاحب " " " " "

شیخ عبد الکریم صاحب " " " " "

اہلیہ عبد الرزاق صاحب " " " " "

رحمت علی صاحب طالب علم فورتھ ہائی کلاس گورنمنٹ سکول گوجرانوالہ

منشی محمد اسماعیل صاحب۔ کلرک ہائی سکول بابل

غلام احمد صاحب ملازم عمر دار۔ ناسنور۔ ڈاکخانہ شوپیان کشمیر

نبی بخش صاحب ملازم محمد عظیم صاحب سب اسسٹنٹ سرجن صدر ہسپتال۔ بریلی

قاضی جلال الدین صاحب چک ۵۲ شرقی جنوبی ڈاکخانہ مٹھہ ٹوانہ سرگودھا۔ شاہ پور

فیروز الدین معہ اہلیہ۔ اہرانہ۔ ڈاکخانہ راجپور۔ ہوشیارپور

احمد بخش معہ اہلیہ " " " "

سندھی خان صاحب " " " "

غلام۔ معرفت احمد الدین۔ ایلینویس۔ گجرانوالہ

الف دین " " "

غلام محمد صاحب۔ کھوٹوالی چک ۳۶۲ ڈاکخانہ مہدی آباد ضلع لائل پور

" " ایلینویس۔ گجرانوالہ

الخطبۃ

ہمارے ایک احمدی بھائی عمر ۴۰ سال ملازم سرکار بمشاہرہ مبلغ ایک سو پچیس روپیہ ماہوار کی پہلی بیوی ہوگئی ہے۔ اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں۔ مزید حالات ایڈیٹر بدر سے معلوم ہوسکتے ہیں۔

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال زمیندار وڑائچ ساکن راجیکی ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح۔ خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جن کی علاوہ زمینداری آمد کے ۱۵ روپے ماہوار آمد ہے کسی زمیندار کے ہاں نکاح کرنا چاہتے ہیں جو صاحب پسند فرماوین۔ دفتر بدر مین اطلاع دین۔

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج احمدی دیندار حاجی عمر ۱۸ سال خواندہ۔ اصل وطن چکوال ضلع جہلم۔ اسکے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے۔ مفصلہ ذیل پتہ پر خط وکتابت ہو

محمد امین۔ فضل کریم کالو سٹریٹ۔ کلکتہ

(۸) ایک گکڑ زئی شریف لڑکی عمر ۱۶ سال کے واسطے جو قادیان کے قریب ہے۔ ایک شریف نوجوان خواندہ احمدی کی ضرورت ہے۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔ خط کے ساتھ ۱ کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔

(۱۰) ہمارے ایک معزز احمدی دوست جو بنگال مین معزز عہدہ پر ممتاز ہین اپنی ہمشیرہ عمر ۱۶ سال۔ نوشت وخواند سے بہرہ ور و بصفات حسنہ موصوف کیواسطے ایک ایسا رشتہ چاہتے ہین جو کم از کم انڈر گریجوایٹ ہو اور پچاس روپے ماہوار سے زائد آمد رکھتا ہو۔ درخواستین معرفت ایڈیٹر بدر ہمراہ ۱ کے ٹکٹ آنی چاہئین۔

۱۲۵

ایک سو پچیس برس کی جنتری۔ سنین عیسوی۔ ہجری۔ فصلی۔ بکرمی ہر چہار سنین مروجہ کی تاریخین اور دن بالمقابل دئے گئے ہیں ہر ایک کاروباری انسان۔ صاحب جائداد۔ رئیس۔ جج مجسٹریٹ رجسٹرار۔ مصنف۔ مورخ۔ ایڈیٹر۔ وکیل۔ مختار۔ مہاجن ساہوکار۔ عرضی نویس۔ ایجنٹ۔ پٹواری۔ نمبردار کے پاس اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔ انصاف اور امن اور عدل قائم رکھنے کا بڑا مدار تاریخون کے انتظام اور صحت پر ہے اس کے بغیر۔ بہی۔ کھاتے۔ دستاویز۔ براۓ دستاویز۔ مورخانہ مضمون۔ گواہون کے بیانات لکھنے مین صحیح رائے قائم کرنا مشکل ہے۔ پرانی جنتریون کی تلاش مین کس قدر محنت شاقہ ہے۔ قیمت اصلی عہ۔ رعایتی اخیر فروری تک صرف ۸؍ معہ محصولڈاک

المشتہر۔ بدر ایجنسی۔ قادیان۔

ست بچن

مژدہ ہے کہ کتاب ست بچن سہ بارہ چھپ کر تیار ہے جس میں سکھون کو بتایا گیا ہے۔ کہ تمہارا اصل دین "اسلام" ہے۔ تم کہاں بھٹکے پھرتے ہو۔ قیمت ۱؍ اسکے علاوہ مندرجہ ذیل کتابیں بھی مل سکتی ہیں:۔

آئینہ کمالات اسلام ؏۔ انوار الاسلام۔ ۴؍

کتاب البریہ۔ ۱۲؍۔ ایام الصلح فارسی۔ ۸؍

روئداد جلسہ دعا۔ ۳؍۔ استفتاء۔ لیکھرام۔ ۱؍

کرامات الصادقین۔ ۸؍۔ نور الحق ہر دو حصہ۔ ۱۴؍

حقیقت المہدی۔ ۱؍۔ ازالہ اوہام حصہ اول۔ ۱۲؍

شحنۂ حق۔ ۶؍۔ فتح اسلام۔ ۳؍

توضیح مرام۔ ۳؍۔ انجام آتھم۔ ۱۴؍

قادیان کے آریہ اور ہم۔ ۳؍۔ حقیقت الوحی۔ للعہ

حجۃ اللہ۔ ۶؍۔ ضیاء الحق۔ ۴؍

نشان آسمانی۔ ۲؍۔ سر الخلافہ۔ ۸؍

رسالہ جہاد۔ ۱؍۔ کشتی نوح۔ ۲؍

تریاق القلوب ۱۲؍۔ مسیح ہندوستان مین۔ ۳؍

نجم الہدے ۱۱؍۔ چشمہ معرفت ؏

لجۃ النور ۳؍

المشتہر۔ مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ۔ قادیان گورداسپور

اکسیر البدن عرب صاحب کا ایک عجیب نسخہ۔ مقوی باہ عظام و جمیع اعضائے رئیسہ قیمت فی پانچ خوراک ؏ معہ محصولڈاک

مین نے بھی اس دوائی کو آزمایا ہے بہت مفید پایا ہے۔ ایڈیٹر بدر

بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپور

مفرح یاقوتی تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور۔ مصدقہ حضرت امیر المومنین۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے یہی اور مقوی مفرح ہے ہر قسم کے ضعف اور